بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

جلد: 75/ شمارہ 33/ 13/اگست 2026ء، 29 صفر 1448 ہجری قمری/ 13/ظہور 1405 ہجری شمسی (www.akhbarbadr.in)

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَمَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدِ افۡتَرٰۤی اِثۡمًا عَظِیۡمًا ﴿۴۹﴾ (النساء:49)

ترجمہ: یقیناً اللہ معاف نہیں کرے گا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ سب کچھ معاف کر دے گا جس کے لئے وہ چاہے۔ اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو یقیناً اُس نے بہت بڑا گناہ افترا کیا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ

شرک ایک بہت بڑا ظلم ہے

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِیۡنَ آمَنُوۡا وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡا اِیۡمَانَھُمۡ بِظُلۡمٍ قَالَ اَصۡحَابُ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَیُّنَا لَمۡ یَظۡلِمۡ فَاَنۡزَلَ اللّٰہُ اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: اَلَّذِیۡنَ آمَنُوۡا وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡا اِیۡمَانَھُمۡ بِظُلۡمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الۡاَمۡنُ وَھُمۡ مُّھۡتَدُوۡنَ (الانعام: ۸۳) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کہنے لگے: ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے ظلم (گناہ) نہیں کیا تو اللہ (عزوجل) نے یہ وحی نازل کی: اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ (لقمان: ۱۴)۔ شرک ہی تو ایک بہت بڑا ظلم ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب ظلمٌ دون ظلمٍ حدیث نمبر 32)

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اجۡتَنِبُوا السَّبۡعَ الۡمُوۡبِقَاتِ، قَالُوۡا: یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ، وَمَا ھُنَّ، قَالَ: الشِّرۡکُ بِاللّٰہِ، وَالسِّحۡرُ، وَقَتۡلُ النَّفۡسِ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ، وَاَکۡلُ الرِّبَا، وَاَکۡلُ مَالِ الۡیَتِیۡمِ، وَالتَّوَلِّیۡ یَوۡمَ الزَّحۡفِ، وَقَذۡفُ الۡمُحۡصَنَاتِ الۡمُؤۡمِنَاتِ الۡغَافِلَاتِ۔ (صحیح البخاری/ کتاب الوصایا/حدیث: 2766)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سات گناہوں سے جو تباہ کر دینے والے ہیں بچتے رہو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' اس کی ناحق جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' لڑائی میں سے بھاگ جانا' پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شرک سے یہی مراد نہیں کہ پتھروں وغیرہ کی پرستش کی جاوے بلکہ اسباب کی پرستش بھی شرک ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"ہر ایک گناہ بخشنے کے قابل ہے مگر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کو معبود و کارساز جاننا ایک ناقابلِ عفو گناہ ہے۔ اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ (لقمان: 14) لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ (النساء: 49) یہاں شرک سے یہی مراد نہیں کہ پتھروں وغیرہ کی پرستش کی جاوے۔ بلکہ یہ ایک شرک ہے کہ اسباب کی پرستش کی جاوے اور معبوداتِ دنیا پر زور دیا جاوے۔ اِسی کا نام شرک ہے۔ اور معاصی کی مثال تو حقّہ کی سی ہے کہ اس کے چھوڑ دینے سے کوئی دقّت و مشکل کی بات نظر نہیں آتی۔ مگر شرک کی مثال افیم کی ہے کہ وہ عادت ہو جاتی ہے جس کا چھوڑنا محال ہے۔" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 344 مطبوعہ ربوہ)

"انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے؟ یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستارِ الٰہی کہلا سکتے ہیں؟ بلکہ پرستش اس سے ہو سکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اٹھ جائے۔ اوّل خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو اور پھر خدا کے حسن و احسان پر پوری اطلاع ہو اور پھر اس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزشِ محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو۔ اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دنیا اس کی ہستی کے آگے مُردہ متصور ہو اور ہر ایک خوف اسی کی ذات سے وابستہ ہو۔ اور اسی کی درد میں لذت ہو۔ اور اسی کی خلوت میں راحت ہو۔ اور اس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔ اگر ایسی حالت ہو جائے تو اس کا نام پرستش ہے۔" (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 54)

اقتباس از تفسیر کبیر

ایک خدا کی پرستش کرو اور اس کے فضلوں سے فائدہ اٹھاؤ اور اس کے سوا دوسروں کی عبادت کر کے اپنے مستقبل اور حاضر کو خراب نہ کرو

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 23 فَلَا تَجۡعَلُوۡا لِلّٰہِ اَنۡدَادًا وَّاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"خدا تعالیٰ کے ساتھ نِدّ تجویز کرنے کا لطیف رَدّ اس امر کو بیان کر دینے کے بعد کہ زمین و آسمان اور ان کے پیدا کردہ تغیرات جیسے بادل وغیرہ کا آنا سب اللہ تعالیٰ ہی کے بنائے ہوئے ہیں۔ فرماتا ہے کہ جب دنیا کی ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی بنائی ہوئی ہے تو تم کو سمجھ لینا چاہیے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی نِدّ نہیں ہے یعنی ایسا کوئی وجود نہیں ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات میں شریک ہو اور اس کے برابر ہو اور جب تمام نظامِ عالم ایک قانون کے ماتحت نظر آتا ہے اور کوئی بات بھی اس پر دلالت نہیں کرتی کہ اس کا کوئی حصہ کسی نے پیدا کیا ہے اور کوئی کسی اور نے تو پھر خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کے معنے ہی کیا ہوئے؟ پس تم کو چاہیے کہ ایک خدا کی پرستش کرو اور اس کے فضلوں سے فائدہ اٹھاؤ اور اس کے سوا دوسروں کی عبادت کر کے اپنے مستقبل اور حاضر کو خراب نہ کرو۔

حصہ آیت وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ میں اسلام کی برتری کی طرف اشارہ: وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ سے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ نظامِ عالم میں یکسوئی ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس سے کوئی عقلمند شخص بھی ناواقف نہیں ہو سکتا اور سب کو اس کا علم اور اقرار ہے کہ کل کائنات ایک قانون کے مطابق چل رہی ہے پس اس امر کو جانتے بوجھتے ہوئے شرک میں مبتلا نہ ہو بلکہ اس علم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے توحید پر قائم ہو جاؤ۔ ان الفاظ میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ جُرم کامل اسی صورت میں ہوتا ہے کہ علم کے ماتحت ہو۔ اس سے اسلام کی کیسی برتری ثابت ہوئی ہے کہ وہ صرف عمل پر ہی فیصلہ نہیں کرتا بلکہ اس امر کا بھی لحاظ کرتا ہے کہ وہ عمل کن حالات میں کیا گیا ہے اور کس قسم کے علم کے نتیجہ میں صادر ہوا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 311 آن لائن ایڈیشن)

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7/اگست 2026 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔ احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

ادا ریہ

شرک سے پاک جماعت کا قیام

سیّد نا حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ برطانیہ کے اختتامی خطاب 26/ جولائی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں شرائط بیعت کا ذکر فرماتے ہوئے بالخصوص پہلی شرط بیعت

” آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہے گا۔“

کا ذکر فرماتے ہوئے احباب جماعت عالمگیر کو اس حوالہ سے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانہ میں پیدا کیا ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کیلئے دنیا میں خدائے واحد کی حکومت کو قائم کرنے کیلئے، شرک کے خاتمہ کیلئے، اخلاقی اقدار پیدا کرنے کیلئے، وفاو اخلاص کی تعلیم دینے کیلئے اور وہ اقدار پیدا کرنے کیلئے جو کامل طور پر وفا اخلاص اور اطاعت کا جذبہ اپنے اندر رکھیں مبعوث فرمایا۔

آنے والے مسیح موعود نے ایک ایسی جماعت تیار کرنی تھی جو کامل موٴحد اور شرک سے کلیتہً پاک ہو اور دنیا کو بھی خدائے واحد کی آغوش میں لانے کیلئے اپنی تمام تر استعدادیں اور صلاحیتیں استعمال کرے تاکہ دنیا روحانی اور اخلاقی اقدار سے اپنی بقا کے سامان پیدا کر سکے۔ چنانچہ آپ نے اللہ سے حکم پاکر ایک پاک جماعت کا قیام فرمایا اور دس شرائط بیعت پیش فرما کر ان پر چلنے کی نصیحت فرمائی۔ ان میں سے پہلی شرط ہی شرک کے خاتمہ کیلئے مقرر فرمائی ہے۔ یہ ایسی شرط ہے کہ اگر انسان اس پر صحیح طور پر عمل کرے تو بہت سی بُرائیوں سے بچ سکتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

ہراک نبی کی بعثت کی اصل غرض یہ رہی ہے کہ لوگ گناہوں سے نجات پاکر ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے بکلّی نفرت کر کے خدا کے ہوجاویں۔ انسانی پیدائش کی اصل غرض ہی یہی ہے کہ وہ خدا کا ہوجاوے۔ گناہ کے بہت سے شعبے اور شاخیں ہیں یہاں تک کہ ہر ادنیٰ قسم کی غفلت بھی گناہ میں داخل ہے لیکن عظیم الشان گناہ جو اس مقصد کے بالمقابل انسان کو اصل مقصد سے ہٹانے کیلئے پڑا ہوا ہے وہ شرک ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بہت جگہ پر شرک سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے اور فرمایا ہے شرک کرنا ظلم عظیم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیعت لیتے تھے تو اس میں شرک کے پہلو کو خاص طور پر سامنے رکھا کرتے تھے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیعت عقبہ لی تو اس میں خاص طور پر زور دیا کہ ہمیشہ شرک سے بچے رہو گے۔ نہ چوری کرو گے نہ زنا کرو گے نہ اپنے بچوں کو قتل کرو گے اور نہ تم کسی بہتان کا ارتکاب کرو گے اور معروف باتوں میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔جس نے تم میں سے اپنا عہد پورا کیا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جس نے اس میں سے کسی گناہ کا ارتکاب کیا اور اس کو اسی دنیا میں سزا دی گئی تو یہ اس کیلئے کفارہ ہے اور جس کی اللہ نے پردہ پوشی کی اس کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ ہم سے کوئی ایسی بات سرزد نہ ہو جو ہمیں عہد بیعت سے ہٹانے والی ہو۔ ہم نے ہمیشہ اس بات کا عہد کیا ہے اور اس کو ہمیں ہر حال میں پورا کرنا ہے۔

شرک کے خاتمہ کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی حالت یہ تھی کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلۡیَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشۡرِکۡ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖۤ اَحَدًا (الکھف: 111) یعنی میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے پس جو کوئی اپنے رب کی لقا چاہتا ہے وہ بھی نیک عمل بجالانے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تو شرک سے مکمّل پرہیز کرنے والے تھے۔ یہ تعلیم دراصل ہمارے لئے ہے کہ جب مَیں شرک سے بچتا ہوں تو تم کو بھی شرک سے بچنا چاہئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں قرآن شریف اس تعلیم کو پیش کرتا ہے جس کے ذریعہ اور جس پر عمل کرنے سے اسی دنیا میں دیدار الٰہی میّسر آسکتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

مَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلۡیَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشۡرِکۡ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖۤ اَحَدًا یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ اسی دنیا میں اس کو دیدار الٰہی نصیب ہوجائے جو حقیقی خدا اور پیدا کنندہ ہے تو چاہئے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جس میں کسی قسم کا مفاد نہ ہو یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کے دکھلانے کیلئے ہوں نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو کہ مَیں ایسا ہوں اور ایسا ہوں اور نہ وہ عمل ناقص اور ناتمام ہوں اور نہ ان میں کوئی ایسی بدبو ہو جو محبتِ ذاتی کے برخلاف ہو بلکہ چاہئے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہوں اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو۔سورج نہ چاند نہ آسمان کے ستارے نہ ہوا نہ آگ نہ پانی نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور ایسا ان پر بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ چیز سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کی قسموں میں سے ایک قسم ہے بلکہ سب کچھ کر کے یہ سمجھا جائے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا اور نہ اپنے علم پر غرور کیا جائے اور نہ اپنے عمل پر ناز کیا جائے بلکہ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل سمجھیں اور کاہل سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے آستانے پر ہر ایک وقت رُوح گری رہے اور دعاؤں کے ساتھ اس کے فیض کو اپنی طرف کھینچا جائے۔“

اسی طرح آپ نے فرمایا:

نیک عمل کی مثال ایک پرند کی طرح ہے اگر صدق اور اخلاص کے قفس میں اُسے قید رکھو گے تو وہ رہے گا ورنہ پرواز کر جائے گا اور یہ بجز خدا کے فضل کے حاصل نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَمَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلۡیَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشۡرِکۡ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖۤ اَحَدًا عمل صالح سے یہاں یہ مُراد ہے کہ اس میں کسی قسم کی بدی کی آمیزش نہ ہو صلاحیت ہی صلاحیت ہو نہ عُجب ہو نہ کبر ہو نہ نخوت ہو نہ تکبر ہو نہ نفسانی اغراض کا کوئی حصہ ہو نہ رُو بخلق ہو حتّٰی کہ دوزخ اور بہشت کی خواہش بھی نہ ہو صرف خدا کی محبت سے وہ عمل صادر ہو جب تک دوسری کسی قسم کی غرض کو دخل ہے تب تک ٹھوکر کھائے گا اور اس کا نام شرک ہے۔

پس شرک سے بچنے کا یہ وہ معیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ جب یہ حالت ہو گی انسان حقیقی موحد کہلائے گا۔ خدا تعالیٰ خالص حصہ چاہتا ہے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اس کو سب سے زیادہ غضبناک بناتا ہے۔ خدا فرماتا ہے سب گناہ معاف کروں گا لیکن شرک کو معاف نہیں کروں گا۔ اس ضمن میں حضور انور نے فرمایا بعض احمدی عورتیں جو مغربی دنیا میں آکر پردہ کرنا چھوڑ دیتی ہیں وہ اپنے ذوق یا دنیا کے خوف سے پردہ اُتار دیتی ہیں وہ بھی مخفی شرک میں گرفتار ہیں۔فرمایا اس میں مردوں کا بھی دخل ہے۔ وہ بھی بعض دفعہ عورتوں کو مجبور کرتے ہیں۔فرمایا تم توکل اختیار کرو پھر تمہیں بہت کچھ ملے گا تب ہی ہم اپنے مقصد بیعت کو پورا کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے کہ وہ آپ کو فتوحات دے گا اور ضرور دے گا لیکن اگر ہم نے اس کا حصہ بننا ہے تو ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی خالص ہو کر اللہ کی توحید کا اعلان کرنے والے بنیں اور اس پر عمل کرنے والے بنیں اور اپنی عبادتوں کی بھی حفاظت کرنے والے بنیں اور اپنی ظاہری حالتوں کو ایسا بنائیں کہ ہلکا سا بھی شرک کا شائبہ نظر نہ آئے۔

فرمایا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ایک مقام پر فرماتے ہیں اے احمدی قوم خدا تمہارا رشتہ دار نہیں ہے شرک سے پرہیز کرو اور عبادت کرو تا کہ خدا تمہارا نگہبان ہوجائے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے شرک کے خلاف جہاد کے لئے بھیجا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں شرک کے علاوہ دیگر شرائط بیعت کے حوالہ سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر قسم کے فساد سے بچنے اور جھوٹ سے بچنے کی بھی نصیحت فرمائی ہے۔ ہر احمدی کے لئے ہر قسم کے فتنہ وفساد اور جھوٹ سے بچنا ضروری ہے اور یہ احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ شرک اور فساد اور جھوٹ کے خلاف جہاد کریں۔ اسی طرح حضور نے بدنظری سے بچنے کی بھی تلقین فرمائی۔فرمایا بدنظری سے بچو گے تو بہت سی ٹھوکروں سے بچے رہو گے۔فرمایا باجماعت نمازوں اور نماز تہجد کی طرف بھی توجہ کرنا ضروری ہے۔ ذکر الٰہی کی طرف توجہ کریں۔ تسبیح وتحمید اور درود شریف کا ورد کرتے رہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلق اللہ کے ساتھ عمومی حسن سلوک کرنے کی بھی نصیحت فرمائی ہے۔ دلوں کو صاف کرو اور بنی نوع انسان سے ہمدردی اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ ہم کو مقصدِ بیعت کو پورا کرنے اور اپنی عملی زندگیوں کو سُدھارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

***

منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

((جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن بعد دوپہر کے اجلاس میں پڑھے جانے والے اشعار)

اَے خدا اَے کارساز وعیب پوش و کردگار
اَے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

کس طرح تیرا کروں اے ذُوالمِنَن شکر وسپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

کیا تماشا ہے کہ مَیں کافر ہوں تم مومن ہوئے
پھر بھی اس کافر کا حامی ہے وہ مقبولوں کا یار

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں!
ایسے کاذب کے لیے کافی تھا وہ پروردگار

کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نہ تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

یہ فتوحاتِ نمایاں یہ تواتر سے نشاں
کیا یہ ممکن ہے بشر سے کیا یہ مکاروں کا کار

خطاب حضور انور

2025-24ء میں جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور تائید و نصرت کے عظیم الشان نشانات میں سے بعض کا ایمان افروز تذکرہ

اس عرصے میں 2 لاکھ 49/ہزار 408/افراد کی احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت

111/ممالک سے تقریباً پانچ سو سے زائد اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں

دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے افراد کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کے ایمان افروز واقعات

356/نئی جماعتوں کا قیام، 1529/نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے

134/مساجد اور 86/مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز کا اضافہ

اب تک کُل 78/زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی اشاعت

دوران سال 374/مختلف کتب پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ 48/زبانوں میں 18/لاکھ 51/ہزار کی تعداد میں طبع ہوئے

10/ہزار 500/بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعے لاکھوں کا لٹریچر تقسیم

عربک، رشین، بنگلہ، فرنچ، ٹرکش، انڈونیشین، فارسی، چینی، سواحیلی اور سپینش ڈیسکس کے تحت متعدّد کتب کی تیاری و اشاعت

دنیا بھر میں اسلام کے پُرامن اور حقیقی پیغام کی ترویج و اشاعت کے لیے ایم ٹی اے کے تمام چینلز کی بھرپور اور بے مثال خدمات کا تذکرہ

واقفین نو کی کُل تعداد 85/ہزار سے زائد ہو چکی ہے

109/ممالک میں مجموعی طور پر 80/لاکھ 16/ہزار لیف لیٹس کی تقسیم کے ذریعے 2/کروڑ 55/لاکھ کے قریب افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا

الفضل انٹرنیشنل کے ذریعہ 3/کروڑ سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچا

پریس اینڈ میڈیا آفس نے 190/خبریں اور مضامین شائع کروائے جن کے ذریعہ 30/ملین سے زائد لوگوں تک جماعت کا پیغام پہنچا

مجلس نصرت جہاں کے تحت 13/ممالک میں 620/پرائمری سکول اور 9/ممالک میں 80/سیکنڈری سکول قائم ہیں

چالیس ممالک میں 2530/فری میڈیکل کیمپس کے ذریعہ 2/لاکھ 69/ہزار سے زائد مریضوں کو مفت ادویات تقسیم کی گئیں

انٹرنیشنل ٹرانسلیشن ریسرچ، رقیم پریس، وکالت تعمیل و تنفیذ، الاسلام ویب سائٹ، مرکزی شعبہ آئی ٹی، شعبہ مخزن تصاویر، احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سنٹر، ہفت روزہ الحکم، ریویو آف ریلیجنز، افریقہ و یورپ میں قائم احمدیہ ریڈیو اسٹیشنز اور مرکزی شعبہ اے ایم جے کی مختصر رپورٹس

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس (IAAAE)، مجلس نصرت جہاں اور ہیومینٹی فرسٹ کے خدمتِ انسانیت پر مشتمل بے لوث کاموں کا تذکرہ

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ 2025ء کے موقع پر دوسرے دن بعد دوپہر کے اجلاس سے سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور دل نشین خطاب

(فرمودہ 26 جولائی 2025ء بروز ہفتہ بمقام حدیقۃ المہدی (جلسہ گاہ) آلٹن ہمپشئر۔ یوکے) (حصہ اوّل)

(خطاب کا یہ متن ادارہ بدر، ادارہ الفضل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۳﴾ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴﴾ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ﴿۵﴾

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ﴿۷﴾

آج کے دن اس وقت

اللہ تعالیٰ کے فضل جو جماعت احمدیہ پر دوران سال ہوئے ہیں ان کا مختصر خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

اس مختصر رپورٹ کا بھی میں مزید اختصار کر رہا ہوں تب بھی بہرحال وقت لگے گا۔ مختصر رپورٹ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے

اس سال دنیا بھر میں 356/جماعتیں قائم ہوئی ہیں

اور ان جماعتوں کے علاوہ

1529/نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

اس میں کونگو کنشاسا پہلے نمبر پہ ہے۔ پھر بینن ہے، کونگو برازاویل ہے، گیمبیا ہے، لائبیریا ہے، نائیجیریا ہے، گھانا ہے، سینیگال، گنی بساؤ، کینیا اور مختلف ممالک ہیں جن میں دس سے کم جماعتیں یا دس جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے

جماعت کو دوران سال اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی ان کی مجموعی تعداد 134/ہے جن میں 97/مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں 37/بنی بنائی مساجد ملی ہیں۔

ان میں بھی امریکہ، بنگلہ دیش، انڈیا، ملائیشیا، جرمنی، بیلیز، نیوزی لینڈ، یوگنڈا، گھانا، تنزانیہ، نائیجیریا، گنی بساؤ، لائبیریا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، کینیا، ٹوگو، کیمرون، سنٹرل افریقن ریپبلک، کونگو کنشاسا، برکینافاسو، مالی، ساؤ تومے، زیمبیا، چاڈ، گنی کناکری، نائیجیریا شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے

دوران سال 86/مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔

ان میں پہلے نمبر پہ یوگنڈا ہے اور سینن ہے جہاں دس دس مشن ہاؤس بنے ہیں۔ پھر کینیا ہے، پھر گھانا ہے اور اس طرح دوسرے ممالک ہیں۔ امریکہ، کینیڈا وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ 28/ممالک ایسے ہیں جہاں ایک یا دو مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔

افریقہ کے ممالک میں جماعتیں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر وقار عمل کے ذریعے سے کرتی ہیں۔ بہت سارے کاموں میں حصہ لیتی ہیں۔ اس میں بجلی پانی وغیرہ کی فٹنگ اور رنگ روغن وغیرہ اور بہت سارے کام ہیں۔ اس سال 113/ممالک سے موصولہ رپورٹس کے مطابق

ساٹھ ہزار 629/وقار عمل ہوئے

اور جن میں

احباب جماعت نے چار لاکھ 44/ہزار 880/ گھنٹے کام کیا

اور اگر اس کو مالی لحاظ سے دیکھا جائے کہ کتنا خرچ ہوا یا بچت ہوئی تو

اس کام کے کرنے سے تقریباً آٹھ ملین یو ایس ڈالر کی بچت ہوئی ہے۔ وکالت تصنیف یوکے

کی رپورٹ ہے کہ اس سال قرآن کریم ناظرہ اور انگریزی ترجمہ از حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کو ری پرنٹ کروایا گیا۔ قاعدہ یسرنا القرآن ری پرنٹ ہوا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں ’’آئینہ کمالات اسلام، نزول المسیح، نور الحق حصہ اوّل دوم، استفتاء، البلاغ اور پرانی تحریریں۔‘‘ ان کے انگریزی تراجم امسال طبع ہوئے۔ کل میں بک سٹال میں گیا تھا۔ وہاں میں نے آئینہ کمالات اسلام دیکھا کہتے ہیں بڑی تیزی سے بک گیا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی تصانیف چشمہ ٔتوحید، حریت انسانی کا قائم کرنے والا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کا بھی انگریزی ترجمہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کی کتابیں خلفائے راشدین کے بارے میں اور دوسری اسلامی تاریخ کے بارے میں شائع ہوئی ہیں۔ اسی طرح اردو کتب میں حضرت مصلح موعودؓ کی ’’سیرت النبیؐ‘‘ اور ’’اسلام کا وراثتی نظام‘‘، رشید غنی صاحب نے کتاب لکھی تھی اسلام کے وراثتی نظام پہ بڑی اچھی کتاب ہے۔ وہ شائع ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ بہت ساری اَور کتب ہیں جو شائع ہوئی ہیں۔

قرآن کریم کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کی 78/زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور یہ شائع ہو چکا ہے۔

اسی طرح اس سال فائیو والیم کمنٹری کا پہلی جلد کا عربی ترجمہ بھی ہمارے یہاں انٹرنیشنل ٹرانسلیشن ریسرچ شعبے نے شائع کیا ہے۔ شائع نہیں ہوا، ابھی پریس میں ہے۔ انشاء اللہ آجائے گا۔ اسی طرح اَور بہت ساری کتابیں ہیں جو شائع ہوئی ہیں یا دوبارہ ایڈیشن طبع ہوئے ہیں۔ اور جماعت کے لٹریچر میں اضافہ ہوا ہے یہ بک سٹال میں موجود ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتابوں کا مختصر تعارف تو میں کرا چکا ہوں جو شائع ہوئی ہیں۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ کا مرتب کیا ہوا صحیح بخاری مع ترجمہ وشرح جو اردو میں تھا اس کی پہلی جلد کا انگریزی ترجمہ ہو گیا ہے اور بک سٹال میں موجود بھی ہے۔ اسی طرح خلفائے سلسلہ کی بہت ساری کتب ہیں وہ شائع ہوئی ہیں۔ دیگر زبانوں میں بھی تراجم ہوئے ہیں۔ فارسی میں، عربی میں اور رشین میں، البانین میں۔ اس طرح مختلف کتابیں شائع ہوئی ہیں۔

وکالت اشاعت (طباعت)

کی رپورٹ یہ ہے کہ 86/ممالک سے موصولہ رپورٹس کے مطابق

دوران سال 374/مختلف کتب پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ 48/زبانوں میں 18/لاکھ 51/ہزار کی تعداد میں طبع ہوئے۔

جن زبانوں میں لٹریچر شائع ہوا ان میں عربی، فرنچ، لتھوینین، اسامیز، جرمن، میسی ڈونین، بنگلہ، یونانی، مالاگاسی، بوسنین، عبرانی، مالے، برمیز، ہندی، ملیالم، چینی، انڈونیشین، مارشلیز، کروشین، آئرش، مراٹھی، ڈینش، جاپانی، نیپالی، ڈچ، کناڈہ، نارویجن، انگریزی، لاطینی سپینش، اڈیہ، فنش، لیتھوین، فارسی، پنجابی، سواحیلی اور بہت ساری کتب ہیں۔

قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں جو نئے ریوائزڈ ایڈیشن ہیں وہ طبع ہوئے۔ اسی طرح بعض نئے ایڈیشنز میں سورتوں کے تعارف کے ساتھ اور منتخب آیات کے تفصیلی نوٹ وغیرہ بھی شائع ہوئے اور اس میں بھی تقریباً نو، دس، پندرہ مختلف تراجم اور تفسیر ہے۔

نظارت نشر و اشاعت قادیان

کی رپورٹ یہ ہے۔ انہوں نے انڈیا کی چودہ زبانوں میں قرآن شریف شائع کیا ہے۔ اسی طرح میر اسحاق صاحبؓ والا جو قرآن کریم اردو ترجمہ کے ساتھ ہے اس کو انہوں نے منظور فونٹ کے ساتھ تیار کروایا ہے۔ اسی طرح یہ باقی کام کر رہے ہیں۔ کسر صلیب پہ آج کل کام ہو رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مختلف زبانوں میں تراجم جو ہیں۔

ان میں جرمن زبان میں نو کتب کے تراجم شائع ہوئے ہیں۔ انگریزی اور سواحیلی زبان میں چھ چھ کتب کے۔ ہندی، اڑیا، پنجابی اور آسامی میں چار چار کتب کے، بنگلہ اور انڈونیشین میں تین تین، فارسی اور رشین میں دو دو کتب شائع ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ بوسنین، فرنچ، عربی، تیلیگو، سنڈانیز، کنڈا، مارشلی، تامل اور مراٹھی زبان میں بھی ان کی کتاب شائع ہوئی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے انڈیا کی تقریباً آٹھ نو مختلف علاقائی زبانوں میں ترجمے بھی انہوں نے شائع کیے ہیں۔

دوران سال مختلف زبانوں میں شائع ہونے والی خلفاء کی کتب

یہ ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی کتب خلفاء کی سچے دل سے اطاعت، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا خاص مقصد، چشمہ ٔتوحید کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا ہے، نبیوں کا سردار اور عرفان الٰہی کا جرمن، منہاج الطالبین اور خدام الاحمدیہ کے نام پیغام کا ڈچ، دیباچہ تفسیر القرآن کا انڈونیشین، عورتوں کو غلامی سے نجات دلانے والا نبیؐ کا فنش زبان میں ترجمہ ہوا ہے، برکات خلافت کا ٹرکش، دعوت الامیر کا سواحیلی اور عربی، دس دلائل ہستی باری تعالیٰ کا فارسی، ملائکۃ اللہ کا ملیالم اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا آسامی زبان میں ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اسی طرح سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد ہفتم اور خطبات محمود جلد 14 اور 17 بزبان اردو شائع ہوئی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب الہام، عقل، علم اور سچائی کا انڈونیشین اور اسلام اور عصر حاضر کے مسائل کا ڈینش زبان میں ترجمہ ہوا ہے۔ اسی طرح میری مختلف تقریریں جو ہیں ان کا انہوں نے ترجمہ شائع کیا ہے۔ بنیادی مسائل کے جو جوابات دیے جاتے ہیں اور آج کل الفضل میں چھپتے ہیں وہ کتابی صورت میں شائع کیے ہیں۔ اسی طرح اَور بہت سے لیکچر اور ایڈریس جو ہیں ان کو شائع کیا ہے۔

وکالت اشاعت (ترسیل)

کے مطابق 48/ممالک کو 38/زبانوں میں تقریباً پونے دو لاکھ کی تعداد میں کتب بھجوائی گئیں۔ مختلف ممالک میں بھی مقامی طور پر جماعتی رسالوں کی اشاعت ہو رہی ہے۔ جماعتی رسالوں کے ذریعہ فری لٹریچر کی تقسیم جو ہے

5/ہزار 725/مختلف عناوین کی کتب فولڈر 31/لاکھ 40/ہزار سے زیادہ کی تعداد میں تقسیم کیا گیا ہے۔

اس طرح

66/لاکھ سے زیادہ افراد تک اس ذریعہ سے پیغام پہنچا۔

جماعتوں میں

ریجنل اور مرکزی لائبریریز کا قیام

ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہا ہے۔ اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

بُک سٹالز لگائے گئے، بُک فیئر لگائے گئے۔

تقریباً نواسی ممالک eighty nine ممالک سے موصولہ رپورٹس کے مطابق

12/ہزار نمائشوں کا انعقاد کیا گیا۔ 1753/سے زائد تراجم قرآن کریم تحفۃً مہمانوں کو دیے گئے۔ 10 ہزار 500/ بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعے لاکھوں کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ انٹرنیشنل ٹرانسلیشن ریسرچ

بھی صحیح بخاری کا ترجمہ کر رہا ہے۔ فائیو والیم کمنٹری کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ صحیح بخاری کی ایک جلد شائع ہو چکی ہے اور اسی طرح بعض اَور کتب ہیں جن کا ترجمہ ہو رہا ہے۔

رقیم پریس

افریقن ممالک کے جو احمدیہ پرنٹنگ پریس ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام ہو رہا ہے اور کافی تعداد میں کتب اور لٹریچر وہ شائع کر رہے ہیں۔

اسی طرح انڈیا کی رپورٹ تو میں نے دے دی۔

وکالت تعمیل و تنفیذ

کے تحت یہاں کام ہو رہا ہے اور اچھا کام ہو رہا ہے۔

عربی ڈیسک

کے تحت اب تک شائع ہونے والی عربی کتب اور پمفلٹس کی تعداد 192/ہے۔ اس سال چار نئی کتب چھپی ہیں۔ مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین، الکفر ملۃ واحدۃ کا نظر ثانی شدہ ترجمہ، فضائل القرآن اور دعوۃ الامیر شامل

ہیں۔اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کی کچھ کتب شائع ہوئی ہیں۔

رشین ڈیسک

کے تحت بھی کام ہو رہا ہے اور کافی کتب شائع ہوئی ہیں۔حقیقۃ الوحی، تذکرۃ الشہادتین، کشتی نوح کا ترجمہ جاری ہے۔برکات الدعا طباعت کے لیے بھجوادی ہے سرالخلافہ بھی اور اسی طرح بعض اَور کتب پہ بھی کام ہو رہا ہے اور ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

بنگلہ ڈیسک

میں بھی اللہ کے فضل سے کام ہو رہا ہے اور کتب شائع کر رہے ہیں۔دس دلائل ہستی باری تعالیٰ کا بنگلہ میں ترجمہ چھپ چکا ہے۔بعض اَور کتابوں کے ترجمے ہوئے ہیں جو اب ان شاء اللہ جلدی چھپ جائیں گے۔

فرنچ ڈیسک

ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام کر رہے ہیں۔اور سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، لیکچر سیالکوٹ، حقیقۃ المہدی کا ترجمہ ہوا ہے۔تفسیر کبیر جلد اوّل اور فائیو والیم کمنٹری جلد اوّل کا ترجمہ ہو گیا ہے نظر ثانی ہو رہی ہے۔

ٹرکش ڈیسک

بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہا ہے۔انہوں نے کچھ کتابیں شائع کی ہیں۔

انڈونیشین ڈیسک

میں بھی اللہ کے فضل سے کام ہو رہا ہے۔یہ بھی کام کر رہے ہیں لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔

فارسی ڈیسک

ہے۔اس میں بھی ترجمے کا کام ہو رہا ہے کتب کا بھی اور قرآن شریف کا بھی۔

چینی ڈیسک

ہے۔اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی اور حضرت مصلح موعودؓ کی بھی بعض کتب ترجمہ ہو کے جلدی شائع ہو جائیں گی۔

سواحیلی ڈیسک

ہے۔یہ بھی قرآن کریم کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ریویژن ہو چکی ہے، شائع ہو جائے گا۔اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کی کتب ہیں اور میرے جو مختلف خطبات ہیں ان کا ترجمہ ہوا ہے۔

سپینش ڈیسک

ہے یہ بھی اپنا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کر رہے ہیں۔

الاسلام ویب سائٹ

ہے۔اس میں قرآن کریم سرچ انجن میں سویڈش ترجمے کا اضافہ کیا گیا ہے۔اسی طرح اذان کے اوقات اور قبلہ کی سمت دیکھنے کے لیے موبائل ایپ کا اجراء ہوا ہے۔آواز کی مدد سے قرآنی آیات کی تلاش کے لیے نئی آیات سرچ ایپ کا اضافہ کیا گیا ہے۔نئی ڈیجیٹل لائبریری میں اردو اور انگریزی کی پندرہ سو کتب کے سرچ انجن کا اجرا کیا گیا ہے۔روحانی خزائن کی پچاس کتب کی فہرست مضامین کا انگریزی ترجمہ کتب کے ساتھ کر اس ریفرنس کا اضافہ کیا گیا ہے۔روحانی خزائن عربی کا نئی ڈیجیٹل لائبریری میں اضافہ کیا گیا ہے۔31/انگریزی ای بکس الاسلام ویب سائٹ پہ ڈالی گئی ہیں۔اس طرح اب ان ای بکس کی انگریزی میں کل تعداد 221/ہو گئی ہے اور اللہ کے فضل سے یہ مزید کام کر رہے ہیں۔

مرکزی شعبہ آئی ٹی

یہ لوگ بھی اچھا کام کر رہے ہیں۔35/مرکزی شعبہ جات کو آئی ٹی سروس مہیا کر رہا ہے۔

تحریک وقف نو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفین نو کی کل تعداد 85/ہزار 489/ہے۔49/ہزار 668/لڑکے اور 35/ہزار 621/لڑکیاں ہیں۔اس سال 3/ہزار 274/درخواستیں موصول ہوئی تھیں جن پہ کارروائی ہو رہی ہے۔کچھ منظوریاں بھجوائی گئیں۔پندرہ سال سے زائد عمر کے واقفین نو کی تعداد 44ہزار 670 ہے۔اور اس میں مختلف شعبوں میں، مختلف یونیورسٹیوں میں، سکولوں میں واقفین نو بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔سہ ماہی رسالہ ”اسماعیل“ لڑکوں کے لیے اور ”مریم“ لڑکیوں کے لیے جاری ہے۔یوکے کے علاوہ انڈیا، جرمنی، انڈونیشیا اور بنگلہ دیش میں یہ رسالے شائع ہو رہے ہیں۔

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم

جو ہے اس میں

109/ممالک میں مجموعی طور پر 80/لاکھ 16/ہزار سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔2/کروڑ 55/لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

لیف لیٹس کی تقسیم میں یوکے نمبر ایک ہے۔اس میں 14/لاکھ 91/ہزار، جرمنی 14/لاکھ 85/ہزار پھر فرانس ہے، ہالینڈ ہے، بیلجیم ہے، ڈنمارک، پرتگال ہیں، سویڈن ہے، آسٹریا ہے۔افریقہ کے بعض ممالک ہیں۔امریکہ، کینیڈا اور امریکن بلاک کے دیگر ممالک ہیں انہوں نے بھی 12/لاکھ 88/ہزار سے زائد لیف لیٹس تقسیم کیے۔آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، فار ایسٹ کے ممالک میں آٹھ لاکھ سے زائد تقسیم ہوئے۔انڈیا، بنگلہ دیش، جاپان اور دیگر ایشیائی ممالک میں تین لاکھ سے زائد۔

شعبہ مخزن تصاویر

کے تحت بھی اچھا کام ہو رہا ہے۔انہوں نے تصویری تاریخ جو ہے وہ کافی جمع کر لی ہے۔

احمدیہ آرکائیو اینڈ ریسرچ سینٹر

بھی کام کر رہا ہے۔انہوں نے جماعت کا کافی ریکارڈ محفوظ کر لیا ہے اور اب ان کے پاس اچھا مواد جمع ہو گیا ہے۔

الفضل انٹرنیشنل

کو اس سال 310/شمارے شائع کرنے کی توفیق ملی۔اس میں خطبات بھی شامل ہیں۔انہوں نے میرے 52/خطبات اور 14/خطابات شائع کیے۔بچوں کے اردو اخبار کی کمی پوری کرنے کے لیے

بچوں کا الفضل

بھی اب شائع کیا جاتا ہے۔

ان کی رپورٹ یہ ہے کہ الفضل کی ویب سائٹ، ٹوئٹر اور فیس بک وغیرہ کے ذریعہ

3/کروڑ 48/لاکھ سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔

الحکم

انگریزی میں اخبار ہے۔اس کے ویب سائٹ پر آنے والے قارئین کی تعداد دس لاکھ رہی ہے۔اس میں غیر از جماعت بھی شامل ہیں۔معلومات مہیا کی جاتی ہیں انہیں۔اور اس سال یوم خلافت اور فلسطین کے متعلق الحکم پر شائع کیے جانے والے مضامین لوگوں کی توجہ کا مرکز رہے۔فلسطین پر ایک مضمون ڈیڑھ لاکھ دفعہ پڑھا گیا۔اسی طرح اور بہت سے اچھے مضامین ان میں شائع ہو رہے ہیں۔

ریویو آف ریلیجنز

جس کا اجراء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔اس رسالے کو اب 123/سال ہو چکے ہیں۔اور اس کی بھی ڈیجیٹل سبسکرپشن شروع کی گئی ہے۔سوشل میڈیا پر اس کی کافی پذیرائی ہے اور دو سو سے زائد ممالک میں کئی ملین افراد تک اس کی رسائی ہے۔اسی طرح گاڈ سمٹ (God Summit) انہوں نے کیا اس کو بھی کافی پذیرائی ملی۔اس ذریعہ سے بیعتیں بھی حاصل ہوئیں۔اس کے علاوہ اَور بھی ان کے اچھے علمی مضامین ہوتے ہیں۔

پریس اینڈ میڈیا آفس

ہے۔یہ لوگ بھی اچھا کام کر رہے ہیں۔انہوں نے اس سال 190/خبریں اور مضامین شائع کروائے۔

اس ذریعہ سے 30/ملین سے زائد لوگوں تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

اس میں اچھے مشہور چینل بھی ہیں۔سکائی نیوز ہے، انڈیپینڈنٹ، آئی ٹی وی ہے، پھر ٹیلی گراف ہے، بی بی سی ہے، ایوننگ سٹینڈرڈ ہے، مرر ہے، ڈیلی میل میٹرو، فنانشل ٹائم، ایکسپریس، لندن ورلڈ، یاہو نیوز، بی بی سی ریڈیو وغیرہ یہ شامل ہیں۔اور ان کی پوسٹیں بھی شیئر کی جاتی ہیں اس سے کئی ملین تک پھر آگے پیغام پہنچتا ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

کے سولہ ڈیپارٹمنٹ ہیں یہاں 555/کارکنان رات دن خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ان میں سے 299/مرد اور 176/خواتین۔تو والنٹیئر کام کر رہے ہیں۔یہ 299/اور 176/تو والنٹیئر کام کرنے والے ہیں۔

ایم ٹی اے کے ذریعے سے آٹھ چینل پر چوبیس گھنٹے کی مستقل نشریات جاری ہیں

جن کو آپ دیکھیں جب ایم ٹی اے کی ایپ کھولتے ہیں تو وہاں آپ کو نظر آ جاتا ہے۔یہ چینلز گیارہ سیٹلائٹس کے ذریعہ دنیا کے تمام کناروں تک پیغام پہنچا رہے ہیں۔افریقہ میں دو لوکل سیٹلائٹ چینل ایم ٹی اے گھانا اور ایم ٹی اے گیمبیا بھی جاری ہیں۔اسی طرح ایم ٹی اے کے زیر انتظام ٹرسٹیئل چینلز جو بغیر کسی ڈش انٹینا کے دیکھے جا سکتے ہیں سرینام اور بیلیز میں جاری ہیں۔ایم ٹی اے پر اس وقت چوبیس مختلف زبانوں میں رواں تراجم نشر کیے جا رہے ہیں۔اس طرح گھانا سٹوڈیو کی خاصیت یہ ہے کہ اس سال اسے مکمل طور پر سولر انرجی پہ منتقل کر دیا گیا ہے۔اس طرح یہ پہلا سٹوڈیو ہے جو سولر انرجی پہ کام کر رہا ہے اور اب یہ گھانا میں ملک کا جدید ترین اسٹوڈیو شمار کیا جاتا ہے۔اس طرح اللہ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔

ایم ٹی اے افریقہ

میں نے بتایا ہے اس کی مختلف برانچیں ہیں۔ان کی برانچز کی تعداد چودہ ہو چکی ہے۔جن میں سواحیلی، ہاؤسا، یوروبا، شوئی، فرنچ اور انگریزی میں 1200/نئے پروگرام انہوں نے دیے۔اسی طرح اَور بہت سارے پروگرام یہ شائع کر رہے ہیں، براڈ کاسٹ کر رہے ہیں۔

افریقہ کے احمدیہ ریڈیو اسٹیشنز

جو ہیں ان کی تعداد 27/ہے۔اس میں مالی میں سب سے زیادہ پندرہ ہیں۔پھر برکینا فاسو میں، سیرالیون میں

اس کے علاوہ گیمبیا، کونگو کنشاسا، نائیجیریا، تنزانیہ میں کام کر رہے ہیں ریڈیو اور کئی لاکھ افراد تک اس ذریعے سے پیغام پہنچ رہا ہے۔

یورپ کے اسٹیشنز

میں جرمنی میں قائم عربی ریڈیو اسٹیشن کا نام الاحمدیہ صوت الاسلام ہے۔ ترک ریڈیو اسٹیشن کا نام صدائے اسلام احمدیت ہے۔ اسی طرح جرمن ریڈیو اسٹیشن کا وائس آف اسلام ہے۔ دوران سال ان تینوں ریڈیو سٹیشن پر 267/ گھنٹوں پر مشتمل 267/ پروگرام نشر ہوئے۔

وائس آف اسلام یوکے

ریڈیو اسٹیشن ہے۔ یہ 12/ شہروں میں سنا جا سکتا ہے۔ نیز آن لائن نشریات دنیا بھر میں سنی جا سکتی ہیں۔ دوران سال دو مزید شہروں لزبن اور بیلفاسٹ میں اس کی نشریات فراہم کی گئی ہیں۔ انہوں نے دوران سال 8/ ہزار 760/ گھنٹوں پر مشتمل پروگرام نشر کیے اور کئی کروڑ تک ان کا پیغام پہنچا۔

اس کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک کے ٹی وی اور ریڈیو اسٹیشن ہیں۔

73/ ممالک میں یہ ٹی وی اور ریڈیو اسٹیشن ایم ٹی اے کے علاوہ کام کر رہے ہیں

اور اس میں بھی ہزاروں کی تعداد میں پروگرام دیے گئے مختلف ٹی وی اسٹیشنوں پر انہوں نے دکھائے اور اس کا بڑا اچھا اثر ہوا۔

65/ ممالک کے اخبارات میں جماعتی خبریں اور مضامین شائع ہوئے جن کی مجموعی تعداد 3/ ہزار 448/ ہے۔

3/ ہزار 448/ اخبارات رسائل نے جماعتی مضامین، آرٹیکلز اور خبریں شائع کیں اور ان کے پڑھنے والوں کی مجموعی تعداد اٹھارہ کروڑ سے زائد ہے۔ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹیکٹس

یہ بھی اچھا کام کر رہے ہیں۔ ہینڈ پمپ اور سولر انرجی اور ماڈل ویلج وغیرہ بنا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا اچھا کام ہو رہا ہے۔

مرکزی شعبہ اے ایم جے

کے تحت مختلف ممالک کے تعمیراتی پراجیکٹس پہ کام ہو رہا ہے۔

مجلس نصرت جہاں

کے تحت افریقہ کے 13/ ممالک میں چالیس ہسپتال اور کلینک قائم ہیں۔ 36/ مرکزی ڈاکٹر 53/ لوکل اور 74/ روزنٹنگ ڈاکٹر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ گذشتہ سال پانچ لاکھ سے زائد مریضوں کے علاج معالجہ کی سہولت مہیا کی گئی۔ اسی طرح 9/ ممالک میں ہمارے 620/ پرائمری اور مڈل سکول ہیں۔

13/ ممالک میں 620/ پرائمری اور مڈل سکول ہیں اور نو 9/ ممالک میں 80/ سیکنڈری سکول ہیں۔

ان میں بھی مرکزی اور لوکل اساتذہ کام کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا بڑا اچھا رزلٹ ہے۔

نصرت جہاں بورڈ

کا قیام یہاں یوکے میں بھی کر دیا گیا ہے جو یہاں مرکزی طور پر سارے جائزے لے کر یہاں سے مشینری اور مختلف سامان وغیرہ مختلف ملکوں میں بھجواتے ہیں اور ہسپتالوں کے لیے کئی لاکھ پاؤنڈز کا سامان یہاں سے غریب ملکوں میں بھجوایا جا رہا ہے۔

فری میڈیکل کیمپس

ہو رہے ہیں

چالیس ممالک میں 2530/ فری میڈیکل کیمپس کے ذریعے 2/ لاکھ 69/ ہزار سے زائد لوگ مریضوں کو مفت ادویات تقسیم کی گئیں۔

آنکھوں کے فری آپریشن کیے گئے اور برونڈی، کینیا، گنی بساؤ، مالی، نائیجیریا، سیرالیون، تنزانیہ، یوگنڈا، ٹوگو، انڈیا، نیپال میں 1725/ فری آپریشن کیے گئے۔ اب تک 23/ ہزار سے زائد افراد کے فری آپریشن ہو چکے ہیں۔ خون کا عطیہ ہے اس کے ذریعے سے بھی مدد کی جا رہی ہے۔

ہیومینیٹی فرسٹ

ہے یہ بھی 66/ ممالک میں رجسٹر ہو چکی ہے اور اس کے تحت بھی

دوران سال آٹھ لاکھ بیاسی ہزار مریضوں کا علاج کیا گیا۔

یمن اور ٹوگو میں موبائل آئی کلینک کام کر رہے ہیں۔

27/ ممالک میں جو جنگی حالات ہیں یا قدرتی آفات جو ہیں اس سے متاثرہ ایک لاکھ 82/ ہزار افراد کی امداد کی گئی۔

غزہ جنگ کے متاثرین کے لیے ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم گذشتہ اکیس ماہ سے مسلسل خدمت کر رہی ہے۔ اب تک

پانچ لاکھ سے زائد فلسطینیوں کی مدد کی گئی ہے۔

ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت 100/ سکول قائم ہیں۔ ووکیشنل سکول بھی ان میں شامل ہیں۔ اسی طرح قربانی کا گوشت بھی یہاں تقسیم کیا جاتا ہے، پانی کے لیے سہولت مہیا کی جاتی ہے۔

چیریٹی واک

کا بھی دنیا کے مختلف ممالک میں اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے بھی اس کے مختلف پروگرام ہوتے ہیں اور اس کے ذریعے سے بھی

15/ لاکھ ڈالر سے زیادہ کی رقم جمع کر کے فلاحی اداروں میں چیریٹی میں تقسیم کی گئی۔

مجلس انصار اللہ یوکے کے تحت چیریٹی واک ہو رہی ہے۔ یہ بھی یہاں پچاس مختلف چیریٹی اور فلاحی اداروں میں اپنی رقم تقسیم کرتے ہیں۔ انہوں نے بھی کافی بڑی رقم کئی لاکھ پاؤنڈ جمع کیے اور چیریٹیز میں تقسیم کیے۔

قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبر گیری

کا انتظام بھی ہو رہا ہے۔

نومبائعین سے رابطہ بحالی

کی رپورٹ یہ ہے کہ دوران سال

75/ ممالک میں کل 32/ ہزار 627/ نومبائعین سے رابطہ بحال ہوا۔

اور ان کا رابطہ ختم ہو چکا تھا۔ ان میں زیادہ تر افریقہ کے ممالک ہی ہیں۔

نومبائعین کے لیے تربیتی کلاسز ریفریشر کورسز کا انعقاد

ہو رہا ہے اور 94/ ممالک سے موصولہ رپورٹس کے مطابق

23/ ہزار 429/ تربیتی کلاسز، تعلیمی کلاسز، ریفریشر کورسز کا انعقاد ہوا۔ ان میں شاملین کی تعداد ایک لاکھ 37/ ہزار ہے۔

اس کے علاوہ

ایک ہزار 281/ اماموں کو ٹریننگ

بھی دی گئی جو امام بیعت کر کے شامل ہوئے۔

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک بیعتوں کی تعداد 2 لاکھ 49/ ہزار 408/ ہے۔

افریقہ میں بہت جگہوں پہ فساد اور فتنہ ہے اور دہشت گردوں کا کنٹرول ہے اور تبلیغی کام اس طرح نہیں ہو سکا لیکن ان نامساعد حالات کے باوجود اللہ کے فضل سے ان ممالک میں گذشتہ سال سے دس ہزار سے اوپر بیعتیں ہیں اور

111/ ممالک سے تقریباً پانچ سو سے زائد اقوام احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔

اس میں اس سال جو سب سے زیادہ بیعتیں ہیں وہ کونگو برازاویل کی ہیں۔ پھر نائیجیریا کی، پھر گنی بساؤ کی اور اس کے علاوہ پھر اَور ممالک شامل ہیں۔ ان میں ہزاروں میں بیعتیں ہیں۔ براعظم ایشیا میں انڈیا میں زیادہ ہیں، پھر انڈونیشیا ہے، بنگلہ دیش ہے۔ اس کے علاوہ عرب ممالک میں بھی بیعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہی ہیں جن میں سیریا، کبابیر، اردن ہیں۔ اسی طرح دوسرے متفرق ممالک میں ملائیشیا، سری لنکا ہے، قازقستان ہے، قرغیزستان ہے، کمبوڈیا، ترکی ہیں۔ ان ملکوں میں اللہ کے فضل سے بیعتیں ہوئی ہیں۔ یورپ کے بعض ممالک میں بیلجیم، فرانس وغیرہ میں، جرمنی میں، یوکے میں بھی اللہ کے فضل سے اس سال زیادہ بیعتیں ہوئی ہیں۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 9/جون ۲۰۲۶ء)

جلسہ سالانہ میں شرکت کے روحانی فیوض

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا...اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔‘‘

(آسمانی فیصلہ اشتہار ۳۰/دسمبر ۱۸۹۱ء، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۲-۳۵۱)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کی خدمت اور عزّت اور تکریم کا حکم دیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل اور قول سے اس بات کی تلقین فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرف بار بار توجہ دلائی ہے

دنیا کے ہر ملک میں جہاں جلسہ سالانہ ہوتے ہیں وہاں کے بچے، جوان، مرد اور عورتیں اس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ ہم نے جلسے کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور اس کے لیے سب اپنے آپ کو والنٹیئر کے طور پر، رضاکار کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

یہ بہت بڑا اعزاز ہے جو ان دنوں میں ہمارے ہزاروں والنٹیئرز کو مل رہا ہے جن میں بچیاں اور عورتیں بھی شامل ہیں۔ لڑکے اور مرد بھی شامل ہیں اور بڑی عمر کے بھی شامل ہیں، چھوٹی عمر کے بھی شامل ہیں۔ انہیں یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ اعزاز جو انہیں مل رہا ہے اس کا حق تبھی ادا ہو گا جب مہمان نوازی کا حق ادا کریں گے۔ ہر مہمان سے عزّت و احترام سے پیش آئیں گے۔ خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے اور ان کے جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں گے

یہاں آنے والے ہر کارکن کو جن میں سے کچھ تو پرانے اور تجربہ کار ہیں لیکن جو نئے ہیں انہیں بھی یاد رکھنا چاہیے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے یہاں آئے ہیں تو پھر اس کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور مہمان کا جو حق ہے وہ ادا کریں۔ یہ آپ کے ایمان کے لیے ضروری ہے

مہمان کے کھانے وغیرہ کا انتظام اچھا ہونا چاہیے کیونکہ رات مجھے اللہ تعالیٰ نے الہام کیا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔

کہ اے نبی! بھوکے اور معترلوگوں کو کھانا کھلا۔ (حضرت مسیح موعودؑ)

”میرے مرید خواہ وہ غریب ہوں یا امیر،

میرا ان کے ساتھ ایک ہی جیسا تعلق ہے۔“ (حضرت مسیح موعودؑ)

اس بات کا مہمانوں کو بھی خیال رکھنا چاہیے کہ لنگر کے انتظام کے تحت جو کھانا پکتا ہے، جو بھی ملتا ہے اس کو صبر شکر سے کھالینا چاہیے اور جب آپ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلانے پر آئے ہیں اور اس مقصد کے لیے آئے ہیں کہ ہم نے یہاں روحانی مائدہ حاصل کرنا ہے تو روحانی مائدے کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیے اور اگر کھانے میں کوئی کمی بیشی ہو بھی جائے تو برداشت کر لینا چاہیے اور مطالبہ نہیں کرنا چاہیے

جو لوگ یہاں آئے ہیں ان کو خیال رکھنا چاہیے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے جلسے کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے یہاں آئے ہیں۔ اور جب جلسے کے ان تین دنوں میں شامل ہوئے ہیں تو اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ ہم نے جلسے کے پروگراموں کو باقاعدہ سننا ہے اور یہ تین دن اِدھر اُدھر بیٹھ کر گپیں مار کر یا اِدھر اُدھر پھرتے ہوئے نہیں گزار دینے بلکہ جب بھی جلسے کا پروگرام شروع ہو ہم نے فوری طور پر جلسے کی مارکی کے اندر آ جانا ہے

صبر اور حوصلے اور برداشت سے کام لیں۔

تبھی آپ جلسے کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے

آپ لوگ جو یہاں آئے ہیں آپ کا اصل مقصد یہی ہونا چاہیے کہ ہم نے اپنے اس مقصد کو حاصل کرنا ہے اور تقویٰ کو حاصل کرنا ہے اور اس کے لیے خاموشی سے بیٹھ کر مَردوں نے بھی اور عورتوں نے بھی جلسہ سننا ہے اور جب یہ مقصد حاصل ہو گا تبھی آپ ان باتوں سے فائدہ اٹھا سکیں گے جو جلسے میں کہی جاتی ہیں اور جس مقصد کے لیے جلسہ منعقد کیا جاتا ہے

ہر ایک جو یہاں آیا ہے ایک دوسرے سے محبت سے ملے، پیار سے ملے۔سلام کو رواج دیں۔ جلسے میں ہر طرف السلام علیکم کا ماحول ہونا چاہیے

تہجد کی بھی خاص طور پہ کوشش کرنی چاہیے کیونکہ یہی وہ مقصد ہے جس کے لیے آپ یہاں آئے ہیں۔ جب یہ حاصل ہوگا تو آپ لوگ اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں سنوارنے والے بن جائیں گے

ہر ایک کو ان دنوں میں اپنے آپ کو کارکن سمجھ لینا چاہیے

اور صفائی کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے تاکہ ماحول بھی صاف رہے

ان دنوں میں بعض نمائشیں بھی لگی ہوئی ہیں ان کو دیکھنے کے لیے بھی آپ لوگوں کو جانا چاہیے اور شوق اور غور سے دیکھیں۔ یہ آپ کے لیے فائدہ مند بھی ہوگا۔علمی لحاظ سے بھی فائدہ مند ہے اور دینی لحاظ سے بھی فائدہ مند ہے

اللہ کرے کہ آپ سب لوگ اس جلسے میں ہر لحاظ سے، دینی اور روحانی لحاظ سے فائدہ اٹھانے والے ہوں، علمی لحاظ سے فائدہ اٹھانے والے ہوں اور جلسے کی جو برکات ہیں وہ ہمیشہ آپ کی زندگی کا حصہ بنی رہیں اور آئندہ نسلوں کے لیے بھی زندگی کا حصہ بنی رہیں۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا جو مقصد ہے اسے پورا کرنے والے بھی ہوں

ان شاء اللہ شام کو جلسے کا باقاعدہ افتتاح ہوگا۔اس تقریر کو بھی اور باقی جو مقررین ہیں ان کی تقریروں کو بھی غور سے سنیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے موقع پر کارکنان اور مہمانوں کو زرّیں نصائح

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24/جولائی 2026ء بمطابق 24/وفا ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی، آلٹن (ہمپشئر)، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر، ادارہ الفضل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو رہا ہے۔

ملک کے کونے کونے اور دنیا کے مختلف ممالک سے مہمان اس میں شامل ہونے کے لیے آ رہے ہیں یا آئے ہیں۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں جو خاص دینی مقصد کے لیے یہاں آ رہے ہیں۔ پس

ان مہمانوں کی مہمان نوازی بھی خاص اعزاز رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے

دنیا کے ہر ملک میں جہاں جلسہ سالانہ ہوتے ہیں وہاں کے بچے، جوان، مرد اور عورتیں اس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ ہم نے جلسے کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور اس کے لیے سب اپنے آپ کو والنٹیئر کے طور پر، رضا کار کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

قطع نظر اس کے کہ اب دنیا والوں کی ترجیحات بدل گئی ہیں، مخلصینِ جماعت اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے پیش کر رہے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا بچوں سے لے کر بوڑھوں تک اور مختلف دنیاوی کاموں میں مصروف لوگ ان دنوں میں اپنے کاموں سے رخصت لے کر اپنے آپ کو خدمت کے لیے پیش کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کی خدمت اور عزّت اور تکریم کا حکم دیا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل اور قول سے اس بات کی تلقین فرمائی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسافروں کو ان کا حق دو (بنی اسرائیل:27)۔اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثال قرآن شریف میں درج ہے کہ جب مہمان آپؑ کے پاس آئے تو آپؑ نے مہمانوں کو دیکھ کر یہ نہیں پوچھا کہ کھانا کھاؤ گے یا نہیں کھاؤ گے بلکہ فوری طور پر ایک بچھڑا ذبح کیا اور اسے بھون کر پھر مہمانوں کے آگے پیش کیا۔(ھود:70)

اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے، مہمان کا جائز حق ادا کرتے ہیں یا ادا کریں۔عرض کیا گیا کہ جائز حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دن اور رات کی مہمان نوازی ہے۔اور دوسری جگہ یہ بھی روایت ملتی ہے کہ تین دن تک اس کی مہمان نوازی کرو۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف وخدمتہ ایاہ بنفسہ حدیث 6135)

یہ تو خاص مہمانوں کے لیے ہے۔عام طور پہ جو لوگوں کے گھروں میں آتے ہیں بعض دنوں کے لیے آتے ہیں۔ عمومی طور پر جب کوئی مہمان آئے تو اس کی مہمان نوازی کرنی چاہیے۔یہی مسلمانوں کو حکم ہے اور آج کل جلسے کے دنوں میں جو مہمان آ رہے ہیں یہ دُور دراز کے سفر کر کے آ رہے ہیں۔ دوسرے ملکوں سے آ رہے ہیں۔ یہ تو تین دن سے زیادہ بھی ٹھہریں گے۔جماعتی انتظام کے تحت یہ جتنے دن بھی ٹھہریں۔تین سے چار ہفتے تک یا دو سے تین ہفتے تک، جماعت ان کی مہمان نوازی کرتی ہے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے کہ جماعت کے پاس ان کی مہمان نوازی کرنے کے لیے اتنی بڑی تعداد میں کارکن مہیا ہیں جو paid کارکن نہیں ہیں۔تین سے چار ہفتوں تک رضا کار اپنے آپ کو اس مقصد کے لیے پیش کرتے ہیں۔ بلکہ مہمان نوازی کا یہاں یو کے میں اتنا بڑا وسیع انتظام ہو گیا ہے کہ سارا سال ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لنگر چلتا ہے اور اس لنگر میں خدمت کے لیے بہت سے لوگ جن کے اپنے کاروبار ہیں۔ بعضوں کے اپنے ریسٹورنٹ ہیں بعضوں کے کیٹرنگ کے کاروبار ہیں وہ سب لوگ سارا سال ہی مہمانوں کی خدمت کے لیے کچھ نہ کچھ وقت پیش کرتے ہیں اور یہ خصوصیت اب برطانیہ کی جماعت کو اس لیے بھی حاصل ہے کیونکہ یہاں خلافت موجود ہے اور خلیفہ وقت کی موجودگی کی وجہ سے لوگوں کا یہاں آنا جانا بہت زیادہ ہے اور اس کی وجہ سے مہمان نوازی بھی کرنی پڑتی ہے۔عمومی مہمان نوازی تو یہاں جاری ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے افراد بڑی خوش اسلوبی سے یہ مہمان نوازی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ کارکنوں کے علاوہ باقاعدہ والنٹیئر کے طور پر بھی لوگ بہت خدمت انجام دے رہے ہیں جیسا کہ میں نے کہا لیکن بہرحال ان دنوں میں جیسا کہ میں نے کہا یہ جلسے کے دن ہیں ہمیں خاص طور پر مہمانوں کا خیال رکھنا چاہیے اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی یعنی مہمان کی مکمل عزّت اور احترام کرو کیونکہ یہ ضروری ہے ۔ہمارے ایمان کے لیے ضروری ہے۔ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان کے لیے ضروری ہے۔ ایمان کی یہ بھی ایک شرط ہے کہ ایک مومن مہمان نواز ہوتا ہے۔خوش اخلاق ہوتا ہے۔اور خوش خلقی سے اپنے مہمانوں سے پیش آتا ہے۔ پس

یہ بہت بڑا اعزاز ہے جو ان دنوں میں ہمارے ہزاروں والنٹیئرز کو مل رہا ہے جن میں بچیاں اور عورتیں بھی شامل ہیں۔لڑکے اور مرد بھی شامل ہیں اور بڑی عمر کے بھی شامل ہیں چھوٹی عمر کے بھی شامل ہیں۔

توان سب کو یہ اعزاز مل رہاہے اور

انہیں یہ ہمیشہ یادر کھنا چاہیے کہ یہ اعزاز جو انہیں مل رہاہے اس کا حق تبھی ادا ہوگا جب مہمان نوازی کا حق ادا کریں گے۔ ہر مہمان سے عزّت و احترام سے پیش آئیں گے۔خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے اور ان کے جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مہمان کے جذبات بہت نازک ہوتے ہیں۔اس لیے ان کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 111 ایڈیشن 2022ء)

پس ہمیں اس بات کو بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ ہم نے مہمانوں کی ہر طرح سے خدمت کرنی ہے۔اگر ہم نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس فرض کو ادا کرنے کی حتّی المقدور کوشش بھی کرنی چاہیے تاکہ اس خدمت کے بدلے میں اللہ تعالیٰ بھی ہم سے راضی ہو اور جہاں تک ہو سکے ہم مسیح محمدی کے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کر سکیں۔ ہمارے جو کارکنان مہمان نوازی کرتے ہیں یا ہمارے جلسے کے جو انتظامات ہوتے ہیں ان سے اور ان انتظامات سے باہر سے آئے ہوئے غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان بھی بہت متاثر ہوتے ہیں۔ وہ یہ دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ اتنے ہزار لوگوں کا کھانا پک رہاہے اور والنٹیئرز کھانا پکا رہے ہیں۔ پھر ان کو ایک انتظام کے تحت کھلایا بھی جا رہاہے اور ان کی خدمت بھی کی جا رہی ہے۔ پھر کارکنوں کا ایک پورا نظام ہے جو یہاں چلایا جا رہاہے جس میں ٹریفک کا نظام بھی ہے۔کھانا کھلانے کا نظام ہے۔ صفائی کا نظام ہے۔پکانے کا نظام ہے۔ پانی کی سپلائی کا نظام ہے۔غرضیکہ بے شمار نظامتیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے والنٹیئرز کام کر رہے ہیں اور نہ صرف کام کر رہے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے احسن رنگ میں کام کر رہے ہیں۔غیر لوگ اسے دیکھ کر بہت متاثر ہوتے ہیں۔ یہ بھی تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے۔ پس

یہاں آنے والے ہر کارکن کو جن میں سے کچھ تو پرانے اور تجربہ کار ہیں لیکن جو نئے ہیں انہیں بھی یاد رکھنا چاہیے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے یہاں آئے ہیں تو پھر اس کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور مہمان کا جو حق ہے وہ ادا کریں۔ یہ آپ کے ایمان کے لیے ضروری ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمانوں کی کس حد تک خدمت کیا کرتے تھے یا ان کا خیال رکھوایا کرتے تھے۔ ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مہمانوں کی خاطر تواضع کا بہت خیال رکھتے تھے۔ حافظ حامد علی صاحبؓ لنگر کے مہمانوں کا خیال رکھنے کے لیے مقرر کیے گئے تو آپؑ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہیں توجہ دلاتے تھے کہ ان مہمانوں کا خاص خیال رکھو اور عام دنوں میں مہمانوں کی حیثیت کے مطابق ان کی خدمت بھی کرو۔ (ماخوذ از ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ 195)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام دنوں میں جماعت کے جو مہمان آتے ہیں جہاں تک ہو سکے جماعت اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ان کی خدمت کرتی ہے لیکن جلسے کے دنوں میں اس طرح خیال نہیں رکھا جا سکتا۔ یہاں ایک عمومی مہمان نوازی ہوتی ہے۔ اس لیے اس میں بھی بہت زیادہ احتیاط کی اور خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ غالباً 1902ء میں جب میں ایمن آباد سے قادیان آرہا تھا تو قادیان کے سفر کے انتظار میں لاہور سٹیشن میں بیٹھا تھا وہاں مجھے ایک دوست مل گئے۔ خیر ہم دونوں نے قادیان کے لیے سفر شروع کیا۔ راستے میں بہت بارش ہوتی رہی۔ بٹالہ پہنچے بڑے زور کی بارش ہو رہی تھی۔ بہر حال ہم نے وہاں اتر کے ٹانگہ یا یکہ کرائے پر لیا۔ قادیان کے لیے روانہ ہو گئے۔ قادیان کے قریب پہنچے تو اس وقت کہتے ہیں شاید بارش رک گئی۔ بہر حال وہ کہتے ہیں کہ دار الامان ہم پہنچے اور ہمارے پہنچنے پر ہم دونوں کو حضرت اقدسؑ کے حکم سے اس کمرے میں جگہ دی گئی جو ان دنوں میں جب کا یہ واقعہ وہ بیان کر رہے ہیں ایک بک شاپ تھی۔ بہر حال کہتے ہیں کہ صبح ناشتے کے وقت ہمیں بڑا عمدہ ناشتہ کروایا گیا۔ کھانا بھی بڑا پُر تکلف کھلایا گیا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام بار بار شاہ صاحب اور جو دوسرے مہمان ان کے ساتھ تھے، سے یہ پوچھتے اگر آپ کو کوئی تکلیف ہو تو بتائیں۔ کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔ اسی طرح ان کو بھی پوچھتے تھے۔ تو آپؑ مہمانوں کا بہت حد تک اور انتہائی درجے کا احترام کیا کرتے تھے۔

(ماخوذ از روایات اصحاب احمد جلد 2 صفحہ 155)

پھر اسی طرح بھیرہ کے منظور احمد صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار بہت پہلے کے احمدی ہیں۔ 1894ء میں وہ اپنی والدہ کے ساتھ پہلی دفعہ حضرت خلیفہ اوّلؓ سے ملنے کے لیے قادیان آئے اور مع والدہ کے اسی وقت بیعت بھی کر لی۔ کہتے ہیں کہ خلیفہ اوّلؓ میرے دادا سے بچپن میں پڑھتے رہے تھے۔ اور جو میرے دادا تھے ان کی جو تیسری بیوی تھیں وہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی منہ بولی بہن بھی تھیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے والد بزرگوار سے پوچھا کہ کوئی واقعہ آپ کو یاد ہے جب اس زمانے میں آپ آیا کرتے تھے۔ تو آپ نے بتایا کہ ہم آٹھ آدمی ایک دن حضورؑ کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھانے کے لیے مسجد مبارک میں تھے جو اس وقت ابھی پہلی حالت میں تھی۔ ہم مسجد میں کھانا کھا رہے تھے۔ اس وقت بہت چھوٹی سی مسجد تھی۔ اور مہمانوں کے بیٹھنے کی کوئی جگہ تو تھی نہیں۔ آپؑ وہیں بٹھایا کرتے تھے۔ ایک صف میں آٹھ دس آدمی کھڑے ہوتے تھے۔ خود حضرت خلیفہ اوّلؓ بھی اس مجلس میں شامل تھے۔ کہتے ہیں کہ دو قسم کا سالن تھا۔ گھر سے پک کے آیا کرتا تھا اور دونوں میں گوشت تھا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی پلیٹ میں سے، اپنے سالن سے بوٹی اٹھا کر بار بار دوسروں کے سالن میں رکھ دیتے تھے۔ اپنی پلیٹ میں جب بھی کوئی بوٹی آتی تو اس کو دوسروں کے سالن میں رکھ دیتے اور خلیفہ اوّلؓ کے بارے میں بھی کہتے ہیں کہ وہ بھی آپؑ کو دیکھ کے مہمانوں کی خاطر اسی طرح کیا کرتے تھے۔بعض دفعہ مہمان کسی چیز کی خواہش کر دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مہمان نے کھانا کھانے کے دوران خواہش کی کہ آم کھانے کو دل چاہ رہاہے۔ آپؑ نے کہا کہ کھانے کے ساتھ آم کھانے کا بڑا اچھا خیال تمہارے دل میں آیا ہے۔ تو کسی دوسرے نے جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے مہمانوں میں سے یا وہاں کے مقامی لوگوں میں سے، انہوں نے کہا کہ میں جا کر بازار سے ابھی آم لے آؤں؟ حضورؑ نے فرمایا: نہیں! بیٹھو۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک پارسل آیا اس میں کسی نے آم بھیجے ہوئے تھے اور آٹھ آم تھے۔ آدمی بھی آٹھ تھے اور جو پارسل آیا اس میں آم بھی آٹھ تھے۔حضورؑ نے ایک ایک آم ہر ایک کو دیا اور اپنا جو آم تھا اپنے حصے میں آیا وہ بھی کاٹ کے لوگوں کو پیش کرتے رہے اور مہمان نوازی فرماتے رہے۔ (ماخوذ از روایات اصحاب احمد جلد 2 صفحہ 205-204)

اسی طرح حضرت بدر دین صاحبؓ مالیر کوٹلہ کے تھے وہ کہتے ہیں کہ ایک روز عاجز اپنے والد صاحب کے ہمراہ بورڈنگ والے کنویں سے پانی نکال رہا تھا۔ رات کے نو بج چکے تھے اور نماز عشاء بھی ہو چکی تھی۔حضورؑ اپنے ہاتھ پر ایک پیالہ جس میں دودھ اور ڈبل روٹی پڑی تھی اٹھائے کنویں پر آ گئے اور آ کر میرے والد صاحب سے فرمانے لگے: بابا جی! کوئی مہمان بھوکا ہے؟ اس پر والد صاحب نے کہا کہ حضور! میاں نجم الدین تو سب جگہوں پر دریافت کر کے آ گئے ہیں۔ سب نے کھانا کھا لیا ہے۔ تب حضورؑ نے فرمایا: اچھا پھر میرے ساتھ چلو۔ تب ہم دونوں باپ بیٹا حضورؑ کے ساتھ ہو لیے۔ جب مہمان خانے میں جا کر مہمانوں سے معلوم کیا تو کوئی نہ ملا۔ سب نے کھانا کھایا ہوا تھا۔ پھر کہتے ہیں وہاں شیر محمد کی ایک دکان تھی۔ اس وقت کھلی ہوئی تھی ہم اس کے پاس پہنچے تو وہاں ایک صاحب نے کہا کہ حضور! مَیں نے تو دودھ ڈبل روٹی کھانی ہے۔ اس پر حضورؑ نے وہ پیالہ اس کو دے دیا۔

(ماخوذ از روایات اصحاب احمد جلد 3 صفحہ 285)

اللہ تعالیٰ نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے ان کو کھلانا تھا اور ان کی ضرورت بھی تھی۔حضورؑ کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ڈالا کہ جاؤ مہمانوں کو کھلاؤ اور پھر آپؑ اس مہمان کی خدمت کے لیے لے آئے۔

تو اس طرح کے بہت سارے واقعات ہیں جو آپؑ کی زندگی میں ملتے ہیں۔ عام حالات میں بھی آپ مہمان نوازی فرمایا کرتے تھے۔ اس لیے کہ مہمان کی تکریم، عزّت اور احترام کا ذکر ہے۔ بھوکے کو کھانا کھلانے کا ذکر ہے۔ضرورت مند کو کھانا کھلانے کا ذکر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

اسی طرح حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحبؓ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جلسے کے موقع پر ایک رات بطور جماعت کے سیکرٹری کے صدر انجمن کے اجلاس میں مَیں نے جانا تھا۔مغرب اور عشاء کے جلسے کے بعد اجلاس ہوتا تھا صرف جماعتوں کے عہدیدار آتے تھے ان سے میٹنگ ہوتی تھی۔ کہتے ہیں مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں اجلاس ہونا تھا اور وقت تھوڑا تھا تو میں نے کہا کھانا میں بعد میں کھا لوں گا۔ گو کہ اس وقت مجھے بھوک بھی لگی ہوئی تھی اور صبح آٹھ بجے سے میں نے کھانا کھایا ہوا تھا لیکن کہتے ہیں کیونکہ جماعتی ذمہ داری تھی اس لیے بہر حال مَیں نے کہا کہ اب کھانا بعد میں کھا لوں گا۔ جب میٹنگ ختم ہوئی تو رات کو دیر سے مَیں لنگر خانے پہنچا تو اس وقت 11 بج گئے تھے اور مجھے شدید بھوک لگی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ جب مَیں اپنی جماعت کے لوگوں میں گیا اور وہاں کھانے کا پتہ کیا تو پتہ لگا کہ کھانا تو ختم ہو گیا ہے۔ کہتے ہیں اس وقت کھانا تو ختم ہو گیا۔ تو وہاں ہمارے ایک دوست گئے اور دستر خوان میں سے ایک روٹی کا ٹکڑا لے کر آ گئے کہ لنگر خانہ تو اب بند ہو گیا ہے اس ٹکڑے کو آپ کھا لیں۔ اسی پہ گزارا کریں آج۔ تو کہتے ہیں میں نے بھی اس ٹکڑے کو چبانا شروع کر دیا۔ ابھی مَیں نے اس ٹکڑے کو ختم نہیں کیا تھا کہ ہمارے کمرے کے دروازے پر ایک زبردست دستک ہوئی۔ زور سے کسی نے کھٹکھٹایا اور آواز آئی کہ کوئی مہمان بھوکا ہے جس نے کھانا نہ کھایا ہو تو وہ آ جائے اور چل کر لنگر خانے میں کھانا کھا لے۔ خاکسار کے ساتھیوں نے مجھے بھی نکال باہر کیا اور لنگر میں پہنچ کر جو کچھ ملا بعد شکر کھایا۔ کہتے ہیں کہ اگلے روز دن کے 10 بجے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسجد مبارک کے چھوٹے زینے کے دروازے پر مَیں نے کھڑے ہوئے دیکھا اور خدام کو گلی میں حضورؑ کی طرف رخ کیے کھڑے دیکھا۔حضورؑ ان سے مخاطب تھے۔حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ بھی وہاں موجود تھے۔حضورؑ جوش کے ساتھ ارشاد فرما رہے تھے کہ

مہمان کے کھانے وغیرہ کا انتظام اچھا ہونا چاہیے کیونکہ رات مجھے اللہ تعالیٰ نے الہام کیا ہے کہ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ کہ اے نبی! بھوکے اور معتر لوگوں کو کھانا کھلا۔

چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ آدھی رات کو جو میرا جگانا تھا اس الہام کی بناء پہ تھا۔ رات کو جو دستک ہوئی اور کسی نے مجھے کھانا کھلایا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہی اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا تبھی انہوں نے بھیجا تھا۔

(ماخوذ از روایات اصحاب احمد جلد 4 صفحہ 156-155) (تذکرہ صفحہ 631)

تو یہ نیک لوگ تھے جن کی بھوک کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ بھی محسوس کرتا تھا اور پھر اپنے نبی کو اطلاع دے دیتا تھا۔ وہاں تو ایسے انتظام تھے کہ انتظام ہو گیا لیکن یہاں ہمارے جلسے کی انتظامیہ کو چاہیے کہ اس بات کا خیال رکھیں کہ جو مہمان لیٹ آتے ہیں بعض دفعہ رات کو سفر کر کے دور دراز سے آئے ہوتے ہیں۔ یورپ کے سفر سے آئے

ہیں۔بعض دفعہ فیری لیٹ ہوگئی۔بعض دفعہ جہاز لیٹ ہوگیا۔بعض دفعہ سفر میں ٹریفک میں پھنس گئے تو ان کے لیے کھانے کا انتظام ہونا چاہیے۔لیکن یہ احتیاط ہو کہ کھانا صحیح حالت میں ہو۔ یہ نہ ہو کہ گرمی کی وجہ سے کھانا خراب ہوگیا ہو اور آپ باسی کھانا کھلادیں اور وہ کسی بیماری کا باعث بن جائے۔ اس لحاظ سے بھی مہمان کی مہمان نوازی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ان کا خیال بھی رکھنا ہے اور اچھا اور عمدہ کھانا بھی کھلانا ہے۔

ایک دفعہ ’’حضورؑ نے فرمایا سب آنے والوں کو ایک ہی قسم کا کھانا کھلاؤ۔‘‘ یعنی جلسے پر آنے والے لوگوں کو ایک ہی قسم کا کھانا کھلاؤ۔ کوئی تخصیص نہیں ہونی چاہیے۔ ’’اس پر خواجہ صاحب یا کسی اَور نے عرض کیا کہ حضور بعض غرباء ایسے بھی آتے ہیں جن کو اپنے گھر میں دال بھی میسّر نہیں آتی‘‘ وہ تو دال بھی نہیں کھاسکتے۔ چٹنی سے روٹی کھا لیتے ہیں۔ ’’اس لیے ان کو یہاں دال کھلانا معیوب نہیں‘‘ ہے۔ ان کے لیے سالن گوشت پکانے کی ضرورت نہیں۔ دال بھی کھلادی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ان کے لیے گوشت کا سالن بنایا جائے۔ ’’حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ گو ان کو گھر میں دال نہ ملتی ہو لیکن جب دوسروں کو گوشت یا پلاؤ کھاتے ہوئے دیکھیں گے تو ان کو کھانے کی خواہش ضرور پیدا ہو گی اور بصورت نہ ملنے کے ان کی دل شکنی ہو گی۔‘‘ یہ تو مہمان کی دل شکنی ہے کہ ایک طرف ایک مہمان کو بیٹھے تم گوشت کھلا رہے ہو اور دوسرے کو کہہ دو کہ دال کھاؤ۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ آپؑ نے فرمایا:

’’ میرے مرید خواہ وہ غریب ہوں یا امیر ، میرا ان کے ساتھ ایک ہی جیسا تعلق ہے۔‘‘

(روایات اصحاب احمد جلد 4 صفحہ 65)

اس لیے ایک ہی قسم کا کھانا پکاؤ۔ گوشت پلاؤ وغیرہ دو تو سب کو دو اور دال دو تو پھر سب کو دو۔ ہاں! اگر تمہارے پاس گنجائش نہیں ہے اور دال کھلانی ہے تو پھر سب کو دال ملے گی۔ یہ نہیں ہے کچھ کو گوشت دے دو اور کچھ کو دال کھلادو۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریق تھے۔ آپؑ کے اسلوب تھے۔ آپؑ کی نصیحت کرنے کے انداز تھے اور آپؑ کی مہمان نوازی کے طریقے تھے۔

حضرت چودھری عبد الرحیم صاحبؓ بھی اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت اقدسؑ نے مجھے پانچ سو روپے عطا کیے اور فرمایا کہ جلسے کا انتظام آپ کے سپرد ہے لیکن یاد رہے کہ تمام احباب کے ساتھ صرف ایک ہی قسم کا سلوک کرنا ہے اور ایک ہی قسم کا کھانا ہر ایک کے لیے تیار کرنا ہے۔ عام حالات میں تو مختلف کھانے پک جاتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا لیکن ان دنوں میں آپؑ نے کہا ایک کھانا پکے گا تو بعض لوگوں نے حکیم فضل دین صاحب کا نام لیا اور عرض کی کہ وہ زیادہ تجربہ کار ہیں یہ انتظام ان کو دے دیں۔ وہ زیادہ اچھے طریقے سے کرلیں گے مگر حضورؑ نے کوئی جواب نہیں دیا اور چودھری عبد الرحیم صاحب کو ہی فرمایا کہ آپ یہ انتظام کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس دوران میں خواجہ کمال الدین صاحب میرے پاس آئے اور مجھے کہنے لگے کہ میرے لیے چاول تیار کرادو کیونکہ حضورؑ نے تمہیں کھانے کا انتظام دیا ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے انہیں کہا کہ مجھے تو حضرت صاحبؑ کا یہ حکم بھی ہے کہ سب کے لیے ایک ہی قسم کا کھانا تیار کروایا جائے۔ اس لیے اگر چاول کھانا چاہتے ہیں تو پھر اجازت لے کے آئیں۔ خواجہ صاحب کہنے لگے کہ چاولوں کے لیے کیا اجازت مانگوں۔ تو مَیں نے کہا تو پھر مَیں بھی حضورؑ کی اجازت سے بغیر چاول کا ایک دانہ بھی نہیں دے سکتا۔ اس پر وہ بڑے ناراض ہوئے اور کہتے ہیں کہ جب تک یہاں رہے مجھ سے ناراض ہی رہے۔

(ماخوذ از روایات اصحاب احمد جلد 2 صفحہ 333)

بہر حال

اس بات کا مہمانوں کو بھی خیال رکھنا چاہیے کہ لنگر کے انتظام کے تحت جو کھانا پکتا ہے، جو بھی ملتا ہے اس کو صبر شکر سے کھالینا چاہیے اور جب آپ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلانے پر آئے ہیں اور اس مقصد کے لیے آئے ہیں کہ ہم نے یہاں روحانی مائدہ حاصل کرنا ہے تو روحانی مائدے کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیے اور اگر کھانے میں کوئی کمی بیشی ہو بھی جائے تو برداشت کرلینا چاہیے اور مطالبہ نہیں کرنا چاہیے۔

بعض لوگ اگر بہت زیادہ مطالبہ نہ بھی کریں تو پھر بازاروں میں جاکر وہاں کھانے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر وہاں دیر تک دکانیں کھلی رہتی ہیں۔ پھر انتظامیہ کو دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور آج کل کے جو حالات ہیں خاص طور پر موسم کے حالات، خشک موسم ہے اس میں وہاں باہر کھانا پکانا اور بعض دفعہ دیر تک بیٹھے رہنا جبکہ انتظامیہ کے بعض شعبے اپنا کام بھی سمیٹ لیتے ہیں اور پوری طرح نگرانی نہیں ہوتی۔ یہ بعض دفعہ غیر محفوظ ہوجاتا ہے۔ اس لیے

مہمان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ ان تین دنوں میں جو بھی مل جائے اس کو صبر اور شکر سے کھالیں اور کسی قسم کا ایسا اظہار نہ کریں کہ یہ چیز ہمیں پسند نہیں اور ہم نے نہیں کھانی۔

ساتھ ہی مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ

کھانے کو کبھی ضائع بھی نہ کریں۔ جتنا ملے یا جتنا لیں تو اس کو اتنا ہی لیں جو آپ کھاسکتے ہوں

اور جیسا کہ میں نے کہا

اصل چیز روحانی غذا ہے جس کی خاطر ہم جلسے میں آئے ہیں اور ہم نے یہاں اپنی روحانی زندگی کو بہتر کرنے کی طرف زیادہ توجہ دینی ہے۔ خوراک تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے وہ مل ہی جاتی ہے۔ تین دن تک انسان صبر وشکر سے کم یا تھوڑا کھانے پر یا ایسی چیز کھانے پر جو بعض دفعہ پسند نہیں بھی ہوتی گزارا کر ہی لیتا ہے۔

اسی طرح شیخ زین العابدین صاحب کہتے ہیں کہ حضورؑ کے زمانے میں مہمانوں کے لیے کھانے کا خاص اہتمام ہوا کرتا تھا۔ عام حالات میں حضورؑ کو مہمانوں کی مدارات کا خاص خیال رہتا تھا۔ کہتے ہیں میرے بھائی حافظ حامد علیؓ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ غالباً جلسہ سالانہ کا موقع تھا۔ چاولوں کی چار دیگیں پکی ہوئی تھیں۔ اس زمانے میں چار دیگیں بھی بہت ہوتی تھیں۔ دو زردے کی اور دو پلاؤ کی۔ ایک دن حضرتؑ علی الصبح لنگر خانے میں گئے اور باورچی کو کہا کہ ڈھکنا اٹھاؤ ہم چاول دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس نے ڈھکنا اٹھایا حضور کو خوشبو اچھی نہیں لگی۔ لگا کہ اس میں کوئی سڑاند سی پیدا ہوگئی ہے۔ اس پر حضورؑ نے دوسری دیگیں بھی دیکھیں اور فرمایا کہ زردے کی دونوں دیگیں ٹھیک نہیں ہیں۔ ان کو ڈھاب میں پھینک دو۔ یہ انسانوں کے کھانے کے قابل نہیں ہیں۔ اور فرمایا کہ جب ہمیں ان کی خوشبو پسند نہیں اور اس میں مزہ بدلا لگ رہا ہے۔ اس کا مزہ بھی اور بُو ایسی آرہی ہے جو برداشت کرنا مشکل ہے تو مہمانوں کو کیسے پسند آئے گی؟ اس لیے یہ نہیں ہوسکتا کہ جو چیز مجھے پسند نہیں مَیں مہمانوں کو کھلادوں۔ اس لیے اس کو ڈھاب میں پھینک دو اور ضائع کر دو وہاں جانور کھالیں گے۔ (ماخوذ از روایات صحاب احمد جلد 1 صفحہ 103)

یہ احتیاط تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔ اس لیے کھانا پکانے کی ڈیوٹی والے جو کارکنان ہیں انہیں بھی احتیاط کرنی چاہیے کہ ان دنوں میں خاص طور پر آج کل کیونکہ گرمی کا موسم ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ کھانے کا انتظام ایسا ہونا چاہیے کہ کھانا صحیح طرح محفوظ رہے اور دیر تک پڑا نہ رہے اور خاص طور پر دال وغیرہ جس میں جلدی سڑاند پیدا ہوجاتی ہے وہ دیر تک رکھ کر مہمانوں کو نہ کھلائیں۔ اس کا خیال رکھیں اور پہلے کھانے کو اچھی طرح چیک کرلیا کریں۔

اسی طرح باقی شعبہ جات ہیں۔ وہاں بھی ہر شعبے کے کارکن کو کوشش کرنی چاہیے کہ حتّی الوسع مہمان کے آرام کا خیال رکھیں۔ غسل خانوں کی صفائی کا شعبہ ہو، ٹریفک کا شعبہ ہو، پارکنگ کا شعبہ ہو یا سیکیورٹی کا شعبہ ہو۔ وہاں سیکیورٹی تو ہونی چاہیے لیکن لوگوں کے ساتھ احتیاط اور عزّت و احترام سے پیش آئیں۔ سیکیورٹی والے کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ غلط قسم کا ایسا رویّہ اختیار کرے جس سے مہمان کو تکلیف ہو اور وہ سمجھیں کہ مجھ سے سخت کلامی سے پیش آیا گیا ہے۔ پس ہمیں ان باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے اور یہاں جلسہ گاہ کے اندر خاموش کرانے کا جو انتظام ہے اس میں بھی ڈسپلن کو قائم رکھنے کے لیے احتیاط سے کام لیں۔ عورتوں کی طرف بھی خاص طور پہ۔

اسی طرح مَیں مہمانوں کو بھی جو یہاں جمع ہوئے ہیں کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ جب ہم سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے یہاں جمع ہوئے ہیں تو اس کا ایک مقصد ہے۔ بے شک آج کل کے سفر کی صعوبتیں اور تکلیفیں اتنی نہیں ہیں جو پرانے زمانے میں تھیں لیکن سفر بہر حال سفر ہی ہے۔

جو لوگ یہاں آئے ہیں ان کو خیال رکھنا چاہیے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے جلسے کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے یہاں آئے ہیں۔ اور جب جلسے کے ان تین دنوں میں شامل ہوئے ہیں تو اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ ہم نے جلسے کے پروگراموں کو باقاعدہ سننا ہے اور یہ تین دن اِدھر اُدھر بیٹھ کر گپیں مار کر یا اِدھر اُدھر پھرتے ہوئے نہیں گزار دینے بلکہ جب بھی جلسے کا پروگرام شروع ہو ہم نے فوری طور پر جلسے کی مارکی کے اندر آجانا ہے۔

یا جہاں بھی زائد لوگوں کے لیے یا بعض مخصوص جگہوں پہ عورتوں اور مردوں اور بچوں کے لیے بیٹھنے کا انتظام کیا ہوا ہے وہاں بیٹھ کر ہم نے احترام سے جلسہ سننا ہے۔ اسی طرح عورتوں کے لیے بچوں کے ساتھ بیٹھنے کے لیے جو علیحدہ جگہ بنائی گئی ہے وہاں عورتوں کو بھی چاہیے کہ اپنے بچوں کے ساتھ خاموشی سے بیٹھ کر جلسہ سنیں۔ بچوں میں بیٹھنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عورتیں آپس میں باتیں کرنے لگ جائیں۔ حتّی الوسع کوشش کریں کہ صرف بچے کو خاموش کرانے یا اسے بہلانے کے لیے بولنا پڑے تو بولنا ہے۔ اگر چھوٹا بچہ رو پڑا ہے تو اسے چُپ کرانے کے لیے کوئی طریقہ اختیار کرنا ہے تو یہ کریں لیکن جب ماؤں کی آپس میں باتیں شروع ہوجائیں تو اس سے بہر حال ایک شور پڑ جاتا ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس سے باقی لوگ ڈسٹرب ہوتے ہیں جو بیٹھے ہوتے ہیں اور کئی شکایتیں بھی آتی ہیں کہ بچے تو کم شور مچاتے ہیں لیکن عورتیں آپس میں باتیں کرنے لگ جاتی ہیں۔ وہ سمجھتی ہیں کہ ہم بچوں کی مارکی میں بیٹھی ہیں تو ہمارے لیے باتیں کرنا جائز ہے حالانکہ یہ جائز نہیں ہے۔ یہ انتظام اس لیے ہے تاکہ دوسرے لوگ جن کے بچے ساتھ نہیں ہیں وہ آرام سے جلسہ سن سکیں اور خود بچوں کی مائیں بھی آرام سے بیٹھ کر سن سکیں۔ اس لیے کوشش یہی کریں کہ حتّی الوسع کم سے کم بات کریں۔

اسی طرح گو کہ جلسے کے پروگرام کے دوران بازار تو بند ہوتے ہیں لیکن پھر بھی عام وقت میں

جب بازار کھلے ہوتے ہیں تو وہاں بھی مہمان ڈسپلن کا خیال رکھیں

اور احتیاط کریں اور کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے وہاں کا ماحول خراب ہوتا ہو۔ صبر اور حوصلے سے اپنی چیزیں خریدنے کا انتظام کرنا چاہیے۔ بعض دفعہ رش پڑجاتا ہے دکان ایک ہوتی ہے، سٹال ایک ہوتا ہے اور اس میں دیر لگ

جاتی ہے لیکن ایسی حالت میں بھی لوگوں کو چاہیے کہ

صبر اور حوصلے اور برداشت سے کام لیں۔

تبھی آپ جلسے کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیسے احمدی چاہتے تھے۔ اس بارے میں آپؑ نے فرمایا کہ

وہ لوگ بنو جو تقویٰ اختیار کرنے والے ہیں اور نیکیاں بجالانے والے ہیں کیونکہ بغیر تقویٰ کے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 299-298)

پس آپ لوگ جو یہاں آئے ہیں آپ کا اصل مقصد یہی ہونا چاہیے کہ ہم نے اپنے اس مقصد کو حاصل کرنا ہے اور تقویٰ کو حاصل کرنا ہے اور اس کے لیے خاموشی سے بیٹھ کر جلسہ سننا ہے۔ مردوں نے بھی اور عورتوں نے بھی اور جب یہ مقصد حاصل ہو گا تبھی آپ ان باتوں سے فائدہ اٹھا سکیں گے جو جلسے میں کہی جاتی ہیں اور جس مقصد کے لیے جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔

اس کے لیے

ہر ایک جو یہاں آیا ہے ایک دوسرے سے محبت سے ملے، پیار سے ملے۔ سلام کو رواج دیں۔ جلسے میں ہر طرف السلام علیکم کا ماحول ہونا چاہیے۔

جلسے کے پروگرام ختم ہونے کے بعد جب آپس میں ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو محبت اور پیار سے ملیں۔ اگر کسی کی پرانی رنجشیں بھی ہیں تو ان کو دور کر دیں اور حتّی الوسع یہ کوشش کریں کہ ہم نے کوئی ایسا فعل نہیں کرنا جس سے ماحول میں بدمزگی پیدا ہو۔ بعض لوگوں میں برداشت نہیں ہوتی۔ ایسے بھی لوگ ہیں۔ یہ نہیں کہ سو فیصد لوگ بڑے صبر اور حوصلے والے ہیں۔ بعض دفعہ لوگوں میں برداشت کے مادے بہت کم ہوتے ہیں لیکن ان کو چاہیے کہ ان دنوں میں تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اپنی برداشت کے مادے کو بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں اور ذاتی رنجشوں کو ختم کریں یا کم از کم ذاتی رنجشوں کو ماحول میں بدمزگی کا ذریعہ نہ بنائیں اور انتظامیہ کو بھی مشکل میں نہ ڈالیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ جس نیک مقصد کے لیے آپ آئے ہیں اسی کو آپ نے پورا کرنا ہے اگر یہ نہیں تو پھر کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

یہاں نمازوں کا باقاعدہ انتظام تو ہے لیکن جو لوگ لمبا قیام کر رہے ہیں جماعتی قیام گاہوں میں رہ رہے ہیں جلسے کے بعد بھی انہیں نمازوں کی طرف باقاعدہ توجہ دینی چاہیے اور باجماعت نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ان دنوں میں جو یہاں ٹینٹوں میں رہ رہے ہیں یا مارکیوں میں رہ رہے ہیں ان سب کو چاہیے کہ یہاں تین دنوں میں تہجد بھی ہوتی ہے۔ تہجد کے وقت جب اٹھایا جائے تو اٹھنا چاہیے۔ اس طرف خاص توجہ دیں اور نمازوں کی باقاعدگی تو خیر ہے ہی۔

تہجد کی بھی خاص طور پہ کوشش کرنی چاہیے کیونکہ یہی وہ مقصد ہے جس کے لیے آپ یہاں آئے ہیں۔ جب یہ حاصل ہو گا تو آپ لوگ اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں سنوارنے والے بن جائیں گے۔

اسی طرح پارکنگ وغیرہ کی طرف بھی توجہ دلا دوں کہ پارکنگ میں بھی انتظامیہ جس طرح رہنمائی کرے اس کے مطابق کار پارک کریں اور چیکنگ کے وقت جو کارز وغیرہ کی چیکنگ ہے وہاں بھی اگر لمبا queue لگ رہا ہے تو احتیاط، صبر اور حوصلے سے اپنی باری کا انتظار کریں اور چیکنگ کروا کر آئیں۔ جلد بازی سے کام نہ لیں۔ مہمانوں کو چاہیے کہ میزبان کے لیے یا انتظامیہ کے لیے کسی قسم کی دقّت کا باعث نہ بنیں۔

اسی طرح مہمانوں کو بھی اور ڈیوٹی والوں کو بھی ایک اَور چیز کا خیال رکھنا چاہیے کہ خاص طور پر آج کل ملک کے جو حالات ہیں اور غیروں میں مسلمانوں کے خلاف بعض دفعہ جو بغض اور کینہ پایا جاتا ہے اس کے لیے ماحول پر نظر رکھیں اور احتیاط کریں۔ کسی بھی مشکوک چیز یا شخص کو دیکھ کر فوراً انتظامیہ سے رابطہ قائم کریں اور جلسے میں بیٹھ کر بھی ایک دوسرے پر نظر رکھیں۔

اسی طرح ان دنوں میں خاص طور پر کیونکہ موسم بڑا خشک ہے پہلے بھی میں نے کہا تھا آگ لگنے کا بھی خطرہ ہو سکتا ہے اس لیے جو انفرادی یا اجتماعی قیام گاہیں ہیں وہاں کسی قسم کی آگ نہ جلائیں۔ نہ ماچس کی تیلی جلائیں۔ اس کے لیے اگر ضرورت پڑے تو پھر انتظامیہ سے رابطہ کر کے اس جگہ پر چلے جائیں جہاں انہوں نے یہ انتظام کیا ہوا ہے کہ وہاں اگر آگ جلالی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن ہر جگہ بیٹھ کر کسی بھی قسم کی چنگاری سے پرہیز کریں اور احتیاط کریں کیونکہ اس کی وجہ سے کوئی حادثہ بھی پیش آسکتا ہے۔

اسی طرح کل میں نے کارکنوں کو بھی کہا تھا کہ پرانی کاروں والے بھی احتیاط کریں۔ مہمان بہت سارے ایسے ہیں جن کے پاس پرانی کاریں ہیں اور ان کے انجن گرم ہو جاتے ہیں اگر وہ گھاس کی جگہ پہ کھڑے ہوں تو وہاں آگ لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ بعض کاروں میں سے، پرانی کاروں میں سے تیل ٹپک رہا ہوتا ہے تو ان کو بھی احتیاط کرنی چاہیے اور پارکنگ کے وقت انتظامیہ کو بھی بتا دینا چاہیے کہ میری کار کا یہ نقص ہے اس لیے کسی ایسی جگہ کھڑا کرو جہاں محفوظ رہے۔

صفائی کا بھی خیال رکھیں۔

جہاں انتظامیہ کوشش کرتی ہے کہ ٹوائلٹس وغیرہ کی صفائی کرے وہاں خود بھی جب غسل خانوں کو استعمال کریں تو اس کی صفائی کر کے آیا کریں نہ یہ کہ پانی فرش پر بہ رہا ہے اور گند پڑا ہوا ہے۔ مہمان کو بھی یہ کوشش کرنی چاہیے کہ حدیث کے مطابق صفائی پر خاص توجہ دیں کیونکہ صفائی بھی ایمان کا ایک حصہ ہے اور ہم تو یہاں آئے ہی ایمان بڑھانے کے لیے ہیں۔ اس لیے صفائی کے پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

ہر ایک کو ان دنوں میں اپنے آپ کو کارکن سمجھ لینا چاہیے اور صفائی کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے تا کہ ماحول بھی صاف رہے۔

اپنے ایمان کے معیاروں کو اونچا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ ان دنوں میں ذکر الٰہی پر زیادہ زور دیں۔ فارغ وقت میں جہاں بیٹھے ہیں درود شریف، دعاؤں اور استغفار کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ فضول باتیں کرنے کی بجائے ذکر الٰہی یا دینی گفتگو کریں۔ اس طرح

ان دنوں میں بعض نمائشیں بھی لگی ہوئی ہیں ان کو دیکھنے کے لیے بھی آپ لوگوں کو جانا چاہیے اور شوق اور غور سے دیکھیں۔ یہ آپ کے لیے فائدہ مند بھی ہو گا۔ علمی لحاظ سے بھی فائدہ مند ہے اور دینی لحاظ سے بھی فائدہ مند ہے۔

پس اگر یہ چیزیں ہوں گی تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ جلسے سے بھرپور فائدہ اٹھانے والے ہوں گے۔

اللہ کرے کہ آپ سب لوگ اس جلسے میں ہر لحاظ سے، دینی اور روحانی لحاظ سے فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ علمی لحاظ سے فائدہ اٹھانے والے ہوں اور جلسے کی جو برکات ہیں وہ ہمیشہ آپ کی زندگی کا حصہ بنی رہیں اور آئندہ نسلوں کے لیے بھی زندگی کا حصہ بنی رہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا جو مقصد ہے اسے پورا کرنے والے بھی ہوں۔ ان شاء اللہ شام کو جلسے کا باقاعدہ افتتاح ہو گا۔ اس تقریر کو بھی اور باقی جو مقررین ہیں ان کی تقریروں کو بھی غور سے سنیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں

اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل ۱۴/اگست ۲۰۲۶ء، صفحہ ۲ تا ۷)

☆☆☆☆☆☆

جماعت احمدیہ سُجان میں ہفتہ تربیت اور مجلس خدام الاحمدیہ کے لوکل اجتماع کا انعقاد

جماعت احمدیہ سُجان (یوپی) میں 14/جون تا 26/جون ہفتہ تربیت منعقد کیا گیا۔ جس میں ارد گرد کی جماعتیں سوجیہ، ننگلہ گھنو اور اللہ پور کے خدام و اطفال نے بھی شرکت کی۔

کلاسز میں قرآن کریم کی تلاوت، ترجمہ، دینی معلومات، نماز کی اہمیت، نظام جماعت کی اطاعت، نظام خلافت سے وابستگی اور فرمانبرداری، اسلامی اخلاق، سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر تربیتی موضوعات پر درس دئے گئے۔ شرکاء نے نہایت دلچسپی کا اظہار کیا۔ الحمد للہ کہ ہفتہ تربیت نہایت کامیاب رہا۔ آخر پر ضلعی سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے دُعا کرائی اور پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

اسی طرح 21/جون کو مجلس خدام الاحمدیہ سجان کا لوکل اجتماع منعقد ہوا جس میں خدام و اطفال نے نہایت جوش وخروش سے حصہ لیا۔ اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر درس اور اجتماعی تلاوت قرآن مجید کا پروگرام تھا۔ صبح چھ بجے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ جن میں خدام کی دو سو میٹر دوڑ اور اطفال کی 100 میٹر دوڑ رکھی گئی۔ صبح نو بجے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں تلاوت قرآن مجید، مقابلہ نظم اور تقاریر شامل تھے۔

پروگراموں کے اختتام پر اختتامی پروگرام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد عہد دہرایا گیا۔ مکرم الیاس احمد صاحب ظفر انچارج ضلع ہاتھرس نے اہم نصائح سے نوازا۔ تقسیم انعامات کا پروگرام ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع کے تمام پروگرام نہایت خوش اسلوبی سے منعقد ہوئے۔

اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا جملہ پروگرامز کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے اور جماعت احمدیہ سجان کے احباب کے ایمان و ایقان میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: سمیع الرحمٰن مربی سلسلہ سجان

اسیران راہ مولیٰ دہرادون

عبد الرحیم گجر واقف زندگی قادیان

قارئین ! خاکسارعبد الرحیم ایک خانہ بدوش گجر فیملی از کٹھوعہ صوبہ جموں وکشمیر سے تعلق رکھتا ہے اور ہمارا خاندان علاقہ میں ایک عزت دار خاندان مانا جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے میرے لڑکپن میں ہی کچھ ایسے اسباب پیدا فرمائے کہ خاکسار کو جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا اور پھر قادیان کی مقدس بستی میں آکر یہیں کا ہو کر رہ گیا اور قادیان میں ہی بعض درویشوں کی صحبت اور تربیت کے نتیجہ میں پھر تہیہ کرلیا کہ دیہاتی معلمین کی کلاس میں داخلہ لے کر تعلیم حاصل کر کے خدمت دین کے میدان میں کود جاؤں۔ چنانچہ میرا یہ ارادہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پورا کر کے مجھے معلم سلسلہ بننے کی توفیق بخشی اور سن 1991ء میں فارغ التحصیل ہو کر خاکسار کو متعدد صوبہ جات کی جماعتوں میں تعلیم وتربیت کا کام حتی الوسع کرنے کا موقع ملا۔ میدان تبلیغ میں جماعت کے معاندین کی مخالفت برداشت کر کے صبر واستقامت کا نمونہ پیش کر کے پھر اسیر راہ مولیٰ ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک موقع پر فرماتے ہیں:۔

”ان لوگوں نے کوئی ہمیں ہی یہ گالیاں نہیں دیں بلکہ یہ معاملہ تمام انبیاء کے ساتھ اسی طرح چلا آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کذّاب، ساحر، مجنون، مفتری وغیرہ الفاظ سے یاد کیا گیا تھا اور انجیل کھول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ حضرت عیسیٰؑ سے بھی ایسا ہی برتاؤ کیا گیا۔ حضرت موسیٰؑ کو بھی گالیاں دی گئی تھیں۔ اصل میں تشابھت قلوبھم والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ یٰحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون کوئی بھی ایسا سچا نبی نہیں آیا کہ آتے ہی اس کی عزت کی گئی ہو۔ ہم کیوں کر سنت اللہ سے باہر ہو سکتے ہیں۔“

(الحکم جلد 12 نمبر 34 مورخہ 18/ مئی 1908ء صفحہ 4)

چنانچہ اس مضمون میں اسی مناسبت سے اپنی اسیری اور ایک اور مصاحب مکرم مولوی منیر احمد خان صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ کے بعض کوائف بغرض حصول ثواب ودعا ہدیہ قارئین کرنا چاہتا ہوں وما توفیقی الا باللہ !

دوران سروس سن 2005ء کے اوائل میں خاکسار کا دہرادون صوبہ جھارکھنڈ میں تبادلہ ہوا۔ وہاں دہرادون کے جنگلات میں خانہ بدوش گجر برادری کے لوگ کثرت کے ساتھ آباد ہیں اسی طرح ہری دُوار، ریشی کیش، چکروتا، ٹہری ڈیم، پَوڈی، گڑھوال، کوٹ دُوار، ہلدوانی، نینی تال، وغیرہ مقامات میں بھی یہ گجر لوگ بود وباش رکھتے ہیں۔

ان گجروں میں سے بعض فیملیاں خاکسار کے رشتہ دار بھی ہیں۔ چونکہ خاکسار خود گجر فیملی سے ہے اسی کو مدنظر رکھ کر وہاں میرا تبادلہ کیا گیا تھا تاکہ اس برادری تک جماعت کا پیغام پہنچایا جاسکے اور سعادت مند لوگوں کو تبلیغ کر کے حلقہ بگوش احمدیت کیا جائے۔ اس گجر برادری کے بعض لوگ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں سُن کر زار وقطار روتے تھے کہ کاش ہم نے امام مہدی اور مسیح موعود کو دیکھا ہوتا اور ہم لوگ خلیفۃ المسیح سے بھی دور ہیں اور خلیفہ وقت سے بھی نہیں مل پا رہے ہیں۔

اُس وقت دہرادون میں مکرم مولوی منیر احمد خان صاحب مرحوم مبلغ انچارج تھے جو بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے اور ایک قابل اور محنتی مبلغ سلسلہ تھے۔ انہوں نے خاکسار کے ساتھ وہاں ہر ممکن تعاون کیا اور ہمیشہ سلسلہ کے مفاد کے مدنظر کام کیا کرتے تھے۔ مخلص اور باوفا خادم سلسلہ تھے۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے آمین۔

ہم دونوں خادمین سلسلہ نے وہاں ساتھ مل کر بڑے اچھے رنگ میں پیغام حق لوگوں تک پہنچانے کی مہم شروع کی اور اس وجہ سے وہاں یہ تاثر پیدا ہوا کہ مرزائی لوگ یہاں کافی فعال ہو گئے ہیں اور آہستہ آہستہ یہ یہاں اپنے قدم جمائیں گے وغیرہ۔

اس دوران وہاں ہمارے ایک زیر تبلیغ فرد مکرم نور عالم صاحب چیچی تھے ان کا کم سن (تین ماہ کا) بچہ پیدائشی بیمار تھا جب دہرادون کے ڈاکٹروں نے اس کا چیک اَپ کیا تو بچہ کے دل کے وَال بند تھے انہیں دہلی لے جانے کا مشورہ دیا گیا اور کہا گیا کہ یہاں اس کا علاج نہیں ہوسکتا۔ دہلی میں ہی آپریشن کیا جائے گا۔

چنانچہ موصوف نے ساری صورتحال خاکسار کو بتائی اور ڈاکٹری رپورٹس بھی دکھائیں۔ انتہائی غریب ہونے کی وجہ سے دہلی سے علاج کروانا موصوف کیلئے بظاہر ناممکن تھا تو اسی بے بسی کے سبب خاکسار اس کی امداد کے واسطے اسے آسمبلی ہال لے گیا اور وہاں جنگلات منسٹر جن سے خاکسار کے مراسم تھے کو ساری بات بتائی۔

منسٹر صاحب نے ڈاکٹری رپورٹ لے کر دہلی اپالو ہسپتال کے ڈائریکٹر کو فارورڈ کر کے فون پر انہیں بتایا کہ یہ غریب بچہ ہے اس کا خرچہ صوبائی سرکار ادا کرے گی علاج کراؤ۔ چنانچہ اس طرح وہاں لے جاکر بچے کا علاج ہوا اور حضرت امیر المؤمنین کی خدمت میں بھی دعا کے لئے لکھا گیا۔ حضور انور نے اس بچے کے لئے دعا کی اور دعائیہ خط ارسال فرمایا اور اس طرح غریب نور عالم صاحب چیچی کی پریشانی دور ہوئی اور یہ موصوف کیلئے ایک معجزہ سے کم نہ تھا فالحمد للہ۔

اس واقعہ کی بھنک ہونے کی وجہ سے غیروں میں چہ میگوئیاں شروع ہوئیں کہ ان مرزائیوں کی بڑی پہنچ ہے یہ اس طرح کے رفاہی کام کر کے یہاں اپنے پاؤں جما دیں گے اور لوگوں کو اپنے جال میں پھنسائیں گے وغیرہ۔ یہاں سے بڑی مخالفت کا آغاز ہوا، شر پسند عناصر نے خفیہ سازشیں کرنی شروع کر دیں۔

اسکے ساتھ ہی سادہ لوح لوگوں کا ہمارے پاس آنا جانا شروع ہوا، اسی طرح غیر احمدی مولوی بھی آتے گئے۔ بظاہر یہ مولوی جماعت کے بارہ میں معلومات لے رہے ہوتے لیکن اندر ہی اندر مخالفانہ سازشیں کرنے لگے جس کا بعد میں پتہ چلا جیسا کہ آگے مضمون سے ملاحظ کر سکتے ہیں۔

ان مخالفوں میں سے ایک بڑا مفتن اور شر پسند مفتی تھا جن کا مدرسہ دہرادون میں چل رہا تھا۔ ایک دفعہ وہ دہرادون مشن ہاؤس آئے اور ان کے ساتھ دو تین اور ملاں بھی تھے۔ ہم ان کی خاطر خواہ تواضع کیا کرتے تھے اور یہ ہمارے پاس مشن ہاؤس اکثر آتے رہتے اور جماعتی لٹریچر لے کر جاتے اور ہمارا موقف بھی سنتے اور سوالات بھی کیا کرتے تھے۔ اور ہماری مجلسیں دوستانہ ماحول میں ہوا کرتی تھیں۔ مشن ہاؤس میں مکرم مولوی منیر احمد خان صاحب مرحوم اور ان کی اہلیہ مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ آئے ہوئے مہمانوں کی خوب خدمت کرتے تھے۔

ایک دفعہ جماعتی کتب عاریتاً لے کر گئے اور ہم جب مقررہ مدت کے بعد کتب کے مطالبہ کے لئے ان کے پاس گئے تو انہوں نے سخت غصہ کیا اور برملا کہہ دیا کہ دہرادون چھوڑ دو اور ساتھ ہی مدرسہ کے طلباء اور اساتذہ وغیرہ نے ہم دونوں یعنی میرا اور مرحوم منیر خان صاحب کا شدید زدوکوب کیا۔ جب ہمیں مارا جا رہا تھا اُس وقت ایک ہندو عورت نے غیر احمدیوں سے بہت اصرار کیا کہ ان کو نہ مارو لیکن انہوں نے اسکی ایک نہ سُنی اور پھر دہشت گرد قرار دے کر پولیس کے حوالے کر دیا۔

اور پولیس کو اصرار کرتے رہے کہ ان کو جیل میں ڈال دو۔ سردست پولیس نے مشتعل ہجوم کو دیکھ کر ہمارے اوپر کئی دفعات لگادیں اور ہجوم کے اشتعال کو ٹھنڈا کرنے کیلئے FIR کاٹ دی۔ چنانچہ مورخہ 11/اگست 2008ء کو گرفتار کر کے پولیس نے دو دن تھانہ میں رکھا اور ہم دونوں کی علیحدہ علیحدہ پولیس اور CID ایجنسی نے تفتیش شروع کر دی۔ پولیس کی ایک ٹیم نے خاکسار کا تعارف حاصل کیا اور مختلف معلومات لیں اور میرے تعارف پر اور پوچھ گچھ پر خوش ہو کر ہنس دیئے اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ خود ہندو گجر تھے اور گجر برادری سے ہونے کی وجہ سے خاکسار سے نرمی کا برتاؤ کیا۔ اور بتایا کہ آپ ہمارے ساتھ رہیں اور ساتھی کو حوالات میں رہنے دیا جائے لیکن خاکسار نے ایک نہ مانی اور کہا کہ اگر نرمی کرنی ہے تو میرے ساتھی سے بھی کی جائے۔ بہر حال یہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور جماعت کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ہمارے واسطے رحم ڈال دیا۔ تھانہ میں دو دن رکھنے کے بعد ہمیں سنٹرل جیل بھجوا دیا گیا وہاں ہمیں کافی دعائیں اور گریہ وزاری کرنے کا موقع ملا اور جماعت کی ترقی اور اہل وعیال کیلئے دعائیں کیں۔ اس دوران ایک دفعہ مجھے خواب آئی کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ چہل قدمی کر رہے ہیں اور کالے رنگ کے دو نوجوان سبز پگڑیاں پہنے حضور انور کی حفاظت پر مامور ہیں اور حضور بڑے خوش ہیں۔ چنانچہ اس خواب سے اطمینان ہوا اور بعدہٗ دو بڑی خطرناک دفعات ہٹالی گئیں جن کی سزا پانچ دس سال ہوا کرتی ہے اور اس طرح یہ خواب پوری ہوئی۔

سنٹرل جیل میں دس دن رہے، جماعتی انتظامیہ کی طرف سے حسب طریق کاروائی کرنے کے بعد وکیل مقرر کیا گیا اور مورخہ 18/اگست 2008ء کو ہماری ضمانت پر رہائی ہوئی۔ خاکسار کی ضمانت ایک نو احمدی جو خاکسار کی تبلیغ کے ذریعہ احمدی ہوا تھا جس کا نام شہزاد رودر پور کا سی ہے نے اپنے گھر کے کاغذات کی ضمانت دی تھی اور پھر مورخہ 31/اکتوبر 2011ء کو مکرم مولوی منیر احمد خان صاحب مرحوم کی وفات ہوئی اور مذکورہ مقدمہ 2017ء تک خاکسار پر ہی چلتا رہا جس میں متعدد بار خاکسار کو پیشیوں پر دہرادون حاضر ہونا پڑا اور آخر کار اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کیس سے باعزت بری ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس دوران جماعت نے اور نظارت امور عامہ اور لوکل جماعتی انتظامیہ نے ہمارا بھرپور خیال رکھا اور تعاون کیا اور کبھی ہمیں یہ محسوس نہ ہوا کہ ہم اکیلے ہیں۔ قادیان سے مکرم جمیل احمد ناصر صاحب ایڈووکیٹ مشیر قانونی، مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب، مکرم طاہر احمد طارق صاحب وغیرہ پر مشتمل وفد آیا تھا۔

اس کڑے وقت میں ہمیں یہ احساس تھا کہ ہمارا بہت بڑا سایہ ہمارا خلیفہ ہے اور جماعت احمدیہ ہمارا حصن حصین ہے۔

اس عرصہ میں خاکسار کی اہلیہ ذہین بشریٰ صاحبہ اور بچوں نے بڑی ہمت اور حوصلہ کا نمونہ دکھایا اور یہی ایک واقف زندگی مجاہد کے اہل وعیال کا نمونہ اور شعار ہونا چاہئیے۔ اہلیہ موصوفہ نے بچوں کی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں بچے ڈاکٹر فوزیہ رحیم اور ڈاکٹر عبد الحلیم ڈاکٹر ہیں۔ اور ماشاء اللہ دونوں وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ قارئین سے دونوں بچوں کی صحت وتندرستی، درازی عمر اور نیک صالح خادم دین بننے اور ان کی نسل کو خلافت سے وابستہ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنی عنایت اور کرم سے خاکسار ایک ادنیٰ خادم سلسلہ کے بچوں کو ڈاکٹر بنا دیا۔

اسیری کے مخدوش حالات میں اہلیہ اور بچے خاکسار کے سسر مرحوم مکرم مظہر حسین صاحب درویش قادیان کے پاس رہے اور انہوں نے ان کا خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ خاکسار کے سسر محترم اور ساس صاحبہ احمد زادی بیگم مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ان کی نیکیاں میرے بچوں کو جاری رکھنے کی توفیق بخشے آمین۔ مرحومین بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔

سن 2011ء میں مکرم منیر خان صاحب مرحوم کی ہارٹ اٹیک سے وفات ہوئی اور موصوف زدوکوب کی وجہ سے کمزور ہو چکے تھے اور خاکسار کو بھی اس کی وجہ سے ڈسک پروبلم ہو چکی ہے۔

فی الوقت خاکسار کو پنجاب کے مضافات میں خدمت کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خدمت دین کی مقبول رنگ میں توفیق دیتا رہے اور اسلام اور احمدیت کی خدمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے جا ملوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ تعلیم کے مطابق زندگی گزارنے اور تبلیغ اسلام کما حقہ کرتے چلے جانے کی توفیق وسعادت عطا فرمائے آمین!

***

سیرت النبی ﷺ

از تحریرات وفرمودات (سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(تحقیق وترتیب: مکرم آصف احمد خان صاحب)

(قسط نمبر:15) (حصہ دوم)

حضرت خدیجہ سے شادی:

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

”جب سنِ بلوغ پہنچا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کے لئے کسی چچا وغیرہ نے باوجود آنحضرت کے اول درجہ کے حسن وجمال کے کچھ فکر نہیں کی بلکہ پچیس برس کی عمر ہونے پر اتفاقی طور پر محض خدائے تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک مکہ کی رئیسہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے پسند کر کے آپ سے شادی کر لی یہ نہایت تعجب کا مقام ہے کہ جس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا ابو طالب اور حمزہ اور عباس جیسے موجود تھے اور بالخصوص ابو طالب رئیس مکہ اور اپنی قوم کے سردار بھی تھے اور دنیوی جاہ وحشمت و دولت ومقدرت بہت کچھ رکھتے تھے مگر باوجود ان لوگوں کی ایسی امیرانہ حالت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ایام بڑی مصیبت اور فاقہ کشی اور بے سامانی سے گزرے یہاں تک کہ جنگلی لوگوں کی بکریاں چرانے تک نوبت پہنچی اور اس دردناک حالت کو دیکھ کر کسی کے آنسو جاری نہیں ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمرِ شباب پہنچنے کے وقت کسی چچا کو خیال تک نہیں آیا کہ آخر ہم بھی تو باپ ہی کی طرح ہیں شادی وغیرہ امورِ ضروریہ کے لئے کچھ فکر کریں حالانکہ اُن کے گھر میں اور اُن کے دوسرے اقارب میں بھی لڑکیاں تھیں۔ سو اس جگہ بالطبع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس قدر سرد مہری اُن لوگوں سے کیوں ظہور میں آئی اس کا واقعی جواب یہی ہے کہ ان لوگوں نے ہمارے سیّد ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک لڑکا یتیم ہے جس کا باپ نہ ماں ہے بے سامان ہے جس کے پاس کسی قسم کی جمعیت نہیں نادار ہے جس کے ہاتھ پلّے کچھ بھی نہیں ایسے مصیبت زدہ کی ہمدردی سے فائدہ ہی کیا ہے اور اُس کو اپنا داماد بنانا تو گویا اپنی لڑکی کو تباہی میں ڈالنا ہے مگر اس بات کی خبر نہیں تھی کہ وہ ایک شہزادہ اور روحانی بادشاہوں کا سردار ہے جس کو دنیا کے تمام خزانوں کی کنجیاں دی جائیں گی“

(روحانی خزائن جلد 3، ازالہ اوہام، حاشیہ صفحہ 113، 114)

کسی شخص کے دل میں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ عرب میں تو چھوٹی عمر میں ہی شادی کا رواج تھا پھر کیا وجہ تھی کہ آپ کی شادی پچیس سال کی عمر تک نہ ہوسکی۔ اور شادی ہوئی بھی تو ایک چالیس سالہ بیوہ کے ساتھ ہوئی۔ اوپر کے ارشاد میں حضور نے نہایت بلیغ الفاظ میں اس ممکنہ سوال کا جواب بھی دیا ہے اور آپ ﷺ کی پاکیزہ جوانی کا بھی تذکرہ فرمادیا ہے۔ آپ کی شادی پچیس برس کی عمر تک نہ ہونے کا باعث کوئی ذاتی عیب نہ تھا بلکہ صرف آپ کا بظاہر بے مال ومتاع ہونا تھا۔ جو آپ ﷺ کے اختیار کی بات نہ تھی۔ اہل مکہ کے نزدیک ظاہری حالات ہی سب کچھ تھے۔ اخلاقی خوبیوں سے کچھ سروکار نہ تھا سو ان کے نزدیک آپ ایک یتیم، تنہا، جس کا کوئی بھائی یا بہن بھی نہ تھا اور ایسی حالت میں دنیا پرست رشتہ داروں نے آپ سے ایسی بے اعتنائی اور سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔ کہ کسی نے اپنی لڑکی آپ سے بیاہنی مناسب نہ سمجھی۔ حالانکہ اس وقت چچاؤں اور دیگر رشتہ داروں کی لڑکیاں موجود تھیں۔ مدنی دور میں جب حالات بدلتے ہیں تو یہی رشتہ دار اپنی بیٹیوں کو آپ ﷺ کے عقد میں دینے کے متمنی نظر آتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کو مزید سمجھنے کے لئے اگر اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ اس دور میں آپ ﷺ کے قریبی رشتہ داروں کے حالات کیا تھے تو معلوم ہوتا ہے چچاؤں اور پھپھیوں اور دیگر اقربا کے حالات بہتر تھے اور انکے ہاں لڑکیاں بھی موجود تھیں اور وہ اس وقت آپ ﷺ کی معاونت کر سکتے تھے۔

1۔ حضرت حارث بن عبد المطلب کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ بہادر سخی اور متموّل شخص تھے۔

2۔ ابولہب بن عبد المطلب بھی مکہ کا ایک معزز شخص تھا اس کی ایک بیٹی درّہؓ تھیں جن کو صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

3۔ حضرت زبیر بن عبد المطلب کا شمار قریش کے نامور لوگوں میں ہوتا تھا مہمان نواز، معاملہ فہم اور سخی انسان تھے۔ انکی ایک بیٹی اُمّ حکیمؓ تھیں۔

4۔ حضرت ضرار بن عبد المطلب بھی ایک نامور انسان تھے۔ لیکن انکی کوئی اولاد نہ تھی۔

5۔ حضرت مقوّم کی بیٹی ہندہ تھی۔

6۔ ابو طالب بن عبد المطلب نے تمام عمر آپ ﷺ کا ثابت قدمی سے ساتھ دیا۔ انکی ایک بیٹی اُمّ ہانیؓ تھیں۔

7۔ حضرت امیر حمزہؓ بھی مکہ کے ایک معزز اور صائب الرائے آدمی تھے۔ اور متموّل انسان تھے۔۔ امامہ اور عمارہ انکی دو بیٹیاں تھیں۔

8۔ حضرت عباسؓ بھی آنحضرت ﷺ کے چچا تھے۔ اور کثیر العیال ہونے کی وجہ سے غربت کا شکار تھے۔ لیکن آپ ﷺ کے ساتھ بہت وفا کا سلوک تھا۔

غرضیکہ آنحضور ﷺ کا خاندان مکہ کا ایک معزز اور افرادی قوت سے بھرپور خاندان تھا۔ اسکے باوجود کسی قریبی نے قرابت کا حق جیسا کہ تھا ادا نہ کیا اور سرد مہری سے کام لیا اسکی وجہ صرف اور صرف وہی تھی جو آپ نے بیان فرمائی ہے۔

ان حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ان رشتوں سے بہتر اور اعلیٰ رشتہ عطا فرمایا یعنی حضرت خدیجہؓ سے آپ ﷺ کی شادی ہوئی۔

اور جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ

”محض خدائے تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک مکہ کی رئیسہ نے آنحضرت ﷺ کو اپنے لئے پسند کر کے آپ سے شادی کر لی“

(روحانی خزائن جلد 3، ازالہ اوہام، صفحہ 113 حاشیہ)

(سیرت النبی ﷺ، صفحہ 62 تا 64، مطبوعہ کینیڈا 2018)

اعلان نکاح از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۱/جولائی ۲۰۲۶ء بعد نمازِ عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا:

☆... عزیزہ لبینہ نفیسہ جاوید بنت مکرم عبد المومن جاوید صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم نغمان احمد مرزا صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم رشید احمد مرزا صاحب (یوکے)

☆... عزیزہ خنساء احسن بنت مکرم محمد احسن صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم عبد الباری مغل صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم عبد الغفار مغل صاحب (یوکے)

☆... عزیزہ فِزرا اظہر بنت مکرم عبد النور اکبر صاحب (کینیڈا) ہمراہ مکرم عاطف بلال صاحب ابن مکرم عارف حمید صاحب (یوکے)

☆... عزیزہ صبیحہ رحمان بھٹی (واقفۂ نو) بنت مکرم عطاء الرحمان بھٹی صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم Sebastijan Ernst صاحب ابن مکرم Matej Ernst صاحب (سلووینیا)

☆... عزیزہ مسائرہ باسمہ دین بنت مکرم عبد العلی دین صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم ذیشان احمد چغتائی صاحب ابن مکرم اعجاز احمد چغتائی صاحب (یوکے)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کے لیے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین

☆...☆...☆

ساندھن میں حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر تربیتی جلسہ

24/جون کو جماعت احمدیہ ساندھن (یوپی) میں حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے حوالہ سے ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ مکرم فیض احمد صاحب نے کی اور ترجمہ بھی پیش کیا۔ مکرم وجاہت احمد صاحب نے نظم سُنائی اور مکرم فرمان احمد صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ کے واقعہ شہادت کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اس حوالہ سے جماعت احمدیہ کا موقف بھی بیان کیا جو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالہ سے بیان کیا گیا۔ بعد ازاں مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ سوالوں کے جوابات مکرم شمس احمد صاحب، مکرم انس احمد صاحب اور خاکسار نے دئے۔ مکرم امن احمد صاحب نے سٹیج سیکریٹری کا فریضہ سرانجام دیا۔ مکرم محمد عمر صاحب صدر جماعت نے دُعا کرائی۔ اس پروگرام میں 35 افراد شامل ہوئے۔ آخر پر تواضع کا بھی انتظام تھا۔

(خاکسار: صابر احمد مبلغ جماعت احمدیہ ساندھن)

ارشاد باری تعالیٰ

فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ (الحج:31)

یعنی بُتوں کی پلیدی اور جھوٹ کی پلیدی سے پرہیز کرو۔

طالب دعا: SUJAUDDIN SK صاحب مرحوم، شیخ شمس الدین صاحب مرحوم (KHARAGPUR صوبہ بنگال)

ارشاد باری تعالیٰ

فَلَا تَقُلۡ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡهَرۡهُمَا وَقُلۡ لَّهُمَا قَوۡلًا كَرِيۡمًا ﴿۲۴﴾ (بنی اسرائیل:24)

یعنی اپنے والدین کو بیزاری کا کلمہ مت کہو اور ایسی باتیں اُن سے نہ کر جن میں اُن کی بزرگواری کا لحاظ نہ ہو۔

DAR FRUIT CO. KULGAM B.O AHMED FRUITS

Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)

Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

مجلس عرفان

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ ایسٹ ریجن کے ایک وفد کی ملاقات (بقیہ از شمارہ نمبر:32)

نماز بذاتِ خود آپ میں نظم وضبط قائم کرنے کا ایک ذریعہ ہے اگر آپ اپنی پنج وقتہ نماز ادا کر رہے ہیں اور اس میں باقاعدہ ہوں گے تو آپ خود تجربہ کریں گے کہ اب آپ کی زندگی منظم ہو گئی ہے دن کا آغاز فجر کی نماز سے کریں، اس سے آپ میں باقاعدگی پیدا ہو گی، اور اسی طرح آپ جماعت کی خدمت کر سکیں گے اور اپنی زندگی میں بھی نظم وضبط قائم کر سکیں گے

مورخہ ۲۰/ ستمبر ۲۰۲۵ء، بروز ہفتہ، امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے ایسٹ ریجن کے ایک بائیس (۲۲) رکنی وفد کو بالمشافہ شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ یہ ملاقات اسلام آباد (ٹِلفورڈ) میں منعقد ہوئی۔ مذکورہ وفد نے خصوصی طور پر نہایت اخلاص کے ساتھ محض حضورِ انور کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے اور آپ کی بابرکت صحبت سے روحانی فیض حاصل کرنے کی غرض سے امریکہ سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔

ایک خادم نے حضورِ انور سے راہنمائی کی درخواست کی کہ وہ مضبوط قوّتِ ارادی کیسے پیدا کر سکتا ہے؟

اس پر حضورِ انور نے استفہامیہ انداز میں دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے اندر قوّتِ ارادی نہیں ہے؟ خادم نے اثبات میں عرض کیا کہ جی تھوڑی سی ہے۔

جس پر حضورِ انور نے فرمایا کہ میرے خیال میں تمہارے اندر قوّتِ ارادی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں وہ طاقت عطا فرمائے، جس سے تم زندگی کے دوران پیش آنے والے چھوٹے موٹے اور معمولی مسائل پر قابو پا سکو، ایک بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ دوسری بات یہ ہے کہ تم یہ سوچو کہ تمہارے اعصاب مضبوط ہیں اور تم ہر مشکل پر بغیر کسی پریشانی کے قابو پا سکتے ہو، اس کے لیے strong nerves ہونے چاہئیں، پھر تم ہر مسئلے پر قابو پا سکتے ہو اور یہی تمہاری قوّتِ ارادی کو بڑھانے میں مدد دے گا۔

آخر پر حضورِ انور نے تاکید فرمائی کہ اس لیے ہمیشہ یہ سوچا کرو کہ جب بھی کسی کام کا آغاز کرو تو جب تک وہ مکمل نہ ہو جائے ہر گز ہمت نہ ہارو۔ مطلب یہ ہے کہ determination ہونی چاہیے۔

ایک خادم نے دریافت کیا کہ بعض لوگ اتنی بڑی مونچھیں رکھ لیتے ہیں کہ وہ ہونٹوں سے بھی نیچے آرہی ہوتی ہیں، یا پھر وہ داڑھی کے بغیر مونچھیں رکھتے ہیں، تو اسلام کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

اس پر حضورِ انور نے استفہامیہ انداز میں تبصرہ فرمایا کہ مَیں کیا کہہ سکتا ہوں، جو اللہ اور رسولؐ کی بات نہیں مانتے، تو وہ میری کیا مانیں گے؟

حضورِ انور نے وضاحت فرمائی کہ سوال یہ ہے کہ حدیث میں تو آیا ہے کہ داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ، ان کو trim کرو۔ داڑھی کو بڑا کرو، لیکن reasonably بڑا کرو۔ حضورِ انور نے اپنے دستِ مبارک سے نشاندہی کرتے ہوئے بتایا کہ یہ نہیں کہ پھر ایسے لوگوں کی طرح اتنی بڑی کر لو کہ جن کی داڑھیاں بڑھتی ہی چلی جاتی ہیں اور پتا ہی نہیں لگتا۔

حضورِ انور نے عملی مثال کے ذریعے واضح فرمایا کہ اصل چیز تو یہی ہے کہ تم جو پانی پیو، تو گلاس میں تمہاری مونچھیں نہیں ڈوبنی چاہئیں، کھانا کھاتے ہوئے گندی نہ ہوں۔ حضورِ انور نے دستِ مبارک سے نشاندہی فرمائی کہ یوں یوں پہلے مونچھوں کو اوپر کرو، پھر لقمہ ڈالو، مصیبت ہی ہے۔ پھر اگر نہیں ہٹاتے، تو جب کھانا کھا لو، تو مونچھوں پر کہیں سالن لگا ہو گا اور اسے پہلے صابن سے جا کے دھونا پڑے گا۔

حضورِ انور نے آخر پر اس امر کی جانب ایک مرتبہ پھر توجہ مبذول کروائی کہ بہتر یہی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس پر عمل کرو، اسلام تو یہی کہتا ہے کہ مونچھوں کو trim کرو اور داڑھیوں کو reasonably بڑھاؤ۔

اس پر خادم نے مزید دریافت کیا کہ زیادہ بڑی بھی داڑھی پھر نہیں رکھ سکتے؟

اس پر حضورِ انور نے استفہامیہ انداز میں دریافت فرمایا کہ کتنی رکھنی ہے؟ نیز اپنے دستِ مبارک سے پیٹ تک نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں تک لوگ رکھ لیتے ہیں، اس کا فائدہ کیا ہے؟ جو سنّت ہے، اس کے مطابق رکھو۔ بعضوں نے تو معیار مقرر کیے ہوئے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہاتھ میں یوں کر کے [حضورِ انور نے مٹھی بنائی] داڑھی پکڑ لو اور نیچے سے کاٹ دو۔ خادم نے اس بات کی تائید میں عرض کیا کہ سوال پوچھنے کا بھی یہی اصل مقصد تھا۔

اس پر حضورِ انور نے مسکراتے ہوئے استفہامیہ انداز میں دریافت فرمایا کہ تمہاری تو داڑھی ہو ہی نہیں رہی، تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ جن لوگوں کی داڑھیاں ہیں، ان کو فکر ہونی چاہیے، تم جتنی مرضی بڑھا لو، کوئی نہیں بڑھنی۔

حضورِ انور کے اس برجستہ تبصرے پر بشمول سائل تمام شاملینِ مجلس بھی کھل کر مسکرا دیے اور اس سے خوب حظّ اُٹھایا۔

ایک خادم نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ ان کی والدہ نے کچھ سال پہلے وصیّت کے لیے apply کیا تھا، وہ heart patient ہیں اور دو تین دفعہ انہوں نے وصیّت کے لیے اَپلائی کیا، لیکن وصیّت approve نہیں ہوئی۔ کیونکہ ایک تو ان کی عمر زیادہ ہے، دوسرا بیماری ہے اور مستقل آمدنی بھی نہیں ہے۔ علاوہ ازیں اُن کے نام کوئی بڑی جائیداد بھی نہیں ہے۔ خادم نے اس حوالے سے راہنمائی طلب کی کہ جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے کہ سو فیصد جماعتی افراد کو وصیّت کی تحریک میں شامل ہونا چاہیے، تو ایسی صورتحال میں کیا کرنا چاہیے؟

اس پر حضورِ انور نے تصحیح فرمائی کہ مَیں نے تو یہ نہیں کہا! مَیں نے تو یہ کہا تھا کہ جو چندہ دینے والے ہیں، جو کمانے والے لوگ ہیں، ان کی reasonable انکم ہے اور کوئی ان پر زیادہ liabilities نہیں ہیں، ان کے fifty percent جو ہیں، اور جو office holders ہیں، office bearers ہیں، وہ کوشش کریں کہ وہ وصیّت کرنے والے ہوں، کیونکہ وصیّت بھی measure کرنے کے لیے ایک yardstick ہے کہ آپ لوگ مالی قربانی بھی کر رہے ہیں۔

حضورِ انور نے اس بات کی اہمیت کو بھی اُجاگر فرمایا کہ ضروری تو نہیں ہے کہ جو وصیّت کرنے والے ہیں صرف وہی جنّت میں جانے والے ہیں۔ بہت سارے لوگوں کی نیکیاں اور قربانیاں کرنے کی خواہشات ہوتی ہیں۔

حضورِ انور نے اس تناظر میں جذبۂ اخلاص کی فلاسفی پر روشنی ڈالتے ہوئے سمجھایا کہ مثلاً قرآنِ شریف میں جس طرح آیا ہے کہ جنگ میں جانے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہا کہ آؤ، تو بعض لوگ آئے کہ ہمارے پاس تو سواری ہی نہیں ہے، ہمیں سواری مہیا کر دیں تو چلے جائیں گے۔ بلکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ ان کی سواری سے مراد یہ نہیں تھی کہ ان کو گھوڑا یا اونٹ کوئی ملے، جس پر بیٹھ کے جائیں، انہوں نے کہا تھا کہ ہمارے پاؤں ننگے ہیں، ہمیں کم از کم ایک جوتی ہی مل جائے، تو جوتی پہن کے ہم پیدل ہی چلے جائیں گے، نہیں تو ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے ہیں، ہم چل نہیں سکتے۔ اس پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ نہیں، میرے پاس تو اس وقت یہ بھی توفیق نہیں ہے۔ اسلام کے شروع کے ابتدا کی یہ حالت تھی۔ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ جو جذبہ ہے وہ قبول کیا اور ان کو بھی ثواب مل گیا۔

حضورِ انور نے مزید فرمایا کہ تو تمہاری اگر والدہ یا کوئی بھی ایسا شخص جو وصیّت کرنا چاہتا ہے، لیکن اس کی نہ آمد ہے اور ایسی old age ہے کہ جس پر وہ سمجھتے ہیں، کارپرداز کے جو قواعد ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اب نہیں، تو ٹھیک ہے، اللہ تعالیٰ ان کی نیّت کا ثواب ان کو دے دے گا، اجر دے دے گا۔ وہ اور دوسری مالی قربانیوں میں جتنا قربانی کر سکتی ہیں، اس میں حصّہ لیں، وہ وصیّت کے برابر ہی ہے۔

نیز ارشاد فرمایا کہ جوان آدمی جو ہیں، وہ وصیّت کریں۔ اس پر خادم نے عرض کیا کہ میری وصیّت ہے۔

جس پر حضورِ انور نے اس نصیحت کا اعادہ فرمایا کہ بس تو یہی ہے کہ جوانی میں وصیّت کرو تا کہ جو زندگی کا اچھا حصّہ ہے اس میں آپ قربانی کرنے والے ہوں۔

ایک خادم نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ آج کی دنیا میں بہت سے خدام اپنے وقت سے فائدہ نہیں اُٹھاتے، نیز راہنمائی کی درخواست کی کہ انفرادی طور پر اپنی کمزوریوں کو کیسے دُور کیا جا سکتا ہے تا کہ ہم ترقی کریں، اپنے اندر نظم وضبط قائم کریں، اخلاص میں بڑھیں، قربانی کے معیار کو بلند کریں اور دنیا میں اسلام کا نام روشن کریں؟

اس پر حضورِ انور نے توجہ دلائی کہ دیکھیں! سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کریں۔ اس کے لیے آپ کو اپنی پنج وقتہ نمازوں میں باقاعدہ ہونا ہو گا۔ اپنی نمازیں خشوع وخضوع سے پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کے علم میں اضافہ کرے اور اپنے دین کے کام کے لیے طاقت بخشے۔ اگر آپ اپنی پنج وقتہ نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہوں گے تو یہ آپ کی دوسری سرگرمیوں میں نظم وضبط قائم کرنے کا ایک ذریعہ بنے گا۔

حضورِ انور نے تجویز فرمایا کہ آپ ایک چارٹ بنائیں، نیز دریافت فرمایا کہ کیا آپ زیرِ تعلیم ہیں؟

اس پر خادم نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے عرض کیا کہ وہ آخری سمسٹر میں ہے۔

حضورِ انور نے اپنی نصیحت کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ تو آپ ایک چارٹ بنائیں، جس میں نوٹ کریں کہ آپ صبح اُٹھیں گے، فجر کی نماز پڑھیں گے۔ اگر تہجد نہیں، تو کم از کم فجر کی نماز بر وقت ادا کریں، پھر کوئی ورزش کریں، پھر قرآنِ کریم کی تلاوت کریں اور اس کے ساتھ اس کی تفسیر اور ترجمہ بھی پڑھیں۔ اسے سمجھنے کی کوشش کریں اور اس کے معنی جانیں۔ اس طرح آپ کو معلوم ہو گا کہ قرآن کریم میں کیا احکامات اور ارشادات درج ہیں، وہ کون سی باتیں ہیں جن پر آپ کو عمل کرنا چاہیے اور وہ کون سی باتیں ہیں جن سے آپ کو اجتناب کرنا چاہیے۔ اس کے بعد اپنی study کریں۔ پورے دن کے لیے ایک چارٹ بنائیں کہ یہ یہ کام آپ نے کرنے ہیں، اس میں نمازیں، نیند،

کالج کی پڑھائی، ذاتی مطالعہ اور باقی تمام امور درج ہوں۔

حضورِانور نے آخر میں اس بات پر زور دیا کہ اس طرح آپ اپنی زندگی میں نظم وضبط قائم کر سکتے ہیں۔ نماز بذاتِ خود آپ میں نظم وضبط قائم کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اگر آپ اپنی پنج وقتہ نماز ادا کر رہے ہیں اور اس میں باقاعدہ ہوں گے تو آپ خود تجربہ کریں گے کہ اب آپ کی زندگی منظم ہوگئی ہے۔ دن کا آغاز فجر کی نماز سے کریں، اس سے آپ میں باقاعدگی پیدا ہوگی، اور اسی طرح آپ جماعت کی خدمت کرسکیں گے اور اپنی زندگی میں بھی نظم و ضبط قائم کرسکیں گے۔ نیز آپ اپنی دنیاوی سرگرمیوں میں بھی بہتر کارکردگی دکھا سکیں گے۔

ملاقات کے اختتام پر حضورِانور نے تمام شاملینِ مجلس کو ازراہِ شفقت قلم کا تحفہ بطورِ تبرک عطا فرمایا، نیز انہیں یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ وہ اپنے محبوب امام کے ساتھ گروپ تصویر بنوا سکیں اور یوں یہ ملاقات بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئی۔

(بشکریہ الفضل 2 اکتوبر 2025ء)

☆...☆...☆

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان و شارٹ ٹرم معلم کورس

جامعہ احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ وہ مقدس ادارہ ہے جہاں سے اب تک سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر دُنیا بھر میں اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دُنیا کے کونوں تک پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ واقفین نو اور غیر واقفین نو طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دینی تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔

جامعہ احمدیہ میں (سات سالہ مربی کورس، شارٹ ٹرم معلم کورس) کے لئے داخلہ کی کاروائی جاری ہے۔ ماہ اگست 2026ء کے پہلے ہفتہ میں داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو کی کاروائی ہوگی۔ لہذا وہ طلباء جن کے میٹرک یا 2+ کے امتحان مکمل ہو گئے ہیں، اور وہ جامعہ احمدیہ میں یا شارٹ ٹرم معلم کورس میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ شعبہ وقف نو بھارت یا نظارت تعلیم سے رابطہ کریں اور جلد سے جلد داخلہ فارم برائے جامعہ احمدیہ پُر کر کے دفتر وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) میں بھجوائیں۔

داخلہ کے لئے درج ذیل شرائط ہیں:

1. میٹرک پاس طالب علم کے لئے عمر کی حد 17 سال اور 2+ پاس طالب علم کے لئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔
2. جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت طلباء کا انٹرویو اور تحریری ٹیسٹ لے گی اور جامعہ احمدیہ کے لئے Select کریگی۔ تحریری ٹیسٹ میں قرآن مجید، اسلام، احمدیت، دینی معلومات، اُردو، انگریزی اور جنرل نالج سے متعلق سوالات ہونگے۔
3. تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلباء کا نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل ٹیسٹ ہوگا۔ تحریری ٹیسٹ، انٹرویو اور میڈیکل ٹیسٹ میں پاس ہونے والے طلباء کو سیدنا حضور انور کی منظوری سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ دیا جائے گا۔
4. اسی طرح شادی شدہ اور گریجویٹ احباب کے لئے شارٹ ٹرم معلم کورس کا دورانیہ ڈھائی سال مقرر ہے جس میں دو سال (24 ماہ) تدریس اور 6 ماہ ٹریننگ شامل ہے۔ جبکہ میٹرک / 2+ پاس اور انڈر گریجویٹ کے لئے معلم کورس کا دورانیہ ساڑھے تین سال مقرر ہے جس میں 3 سال تدریس اور 6 ماہ ٹریننگ شامل ہے۔
5. داخلہ فارم بذریعہ Mail منگوانے کے لئے ایڈریس:

qdnwaqfenau@gmail.com

(WAQF-E-NAU DEPARTMENT)NAZARAT TALEEM

Darul Balagh, CIVIL LINE , QADIAN

DISTRICT: GURDASPUR, PUNJAB (INDIA)PIN:143516

CONTACT: 01872-500975

(صدر نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’پس فرض ہے کہ حقیقی اصلاح کی طرف تم توجہ کرو۔ اسی طرح پر جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلاح کا طریق بتایا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 278۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

طلباء کارنر

علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں

اسلام میں علم اور تحقیق کو بنیادی اور مرکزی اہمیت حاصل ہے، اور ایک حقیقی مومن کی پہچان یہی ہے کہ وہ زندگی کے کسی بھی مرحلے پر علم کے حصول سے غافل نہیں ہوتا۔ قرآن کریم نے جہاں انسان کو {رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا} (اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما) کی جامع دعا سکھائی، وہاں یہ پائیدار حقیقت بھی واضح کی کہ دعا کے ساتھ ساتھ عمل، محنت اور تحقیق شرطِ اول ہیں۔ اسلام کی تعلیمات کے مطابق طالب علمی کی کوئی عمر مقرر نہیں؛ انسان کو مہد سے لحد (بچپن سے بڑھاپے) تک علم کی تلاش میں رہنا چاہئے۔

اس سلسلہ میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی قرآن کریم کے علوم ومعارف دیئے گئے ہیں۔ اور آپؑ کے ماننے والوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں انہیں علم ومعرفت اور دلائل عطا کروں گا۔ تو اس کے لئے کوشش اور علم حاصل کرنے کا شوق اور دعا کہ اے میرے اللہ! اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا، بہت ضروری ہے۔ گھر بیٹھے یہ سب علوم ومعارف نہیں مل جائیں گے۔ اور پھر اس کے لئے کوئی عمر کی شرط بھی نہیں ہے۔ تو سب سے پہلے تو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے، دینی علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی طرف رجوع کریں، ان کو پڑھیں کیونکہ آپؑ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے بھی راستے کھل جاتے ہیں۔ اس لئے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں، وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو اُن کے دنیادار پروفیسران کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں اس بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں یہ سوچ کر نہ بیٹھ جائیں کہ اب ہمیں کس طرح علم حاصل ہوسکتا ہے۔ اب ہم کس طرح اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تو لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا جو سکھائی گئی، جب یہ آیت اتری آپؐ کی عمر پچپن، چھپّن سال تھی۔ تو کہتے ہیں کہ یہ اس لئے ہے کہ مومنوں کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ ہمارے لئے بھی ہے۔ کسی بھی عمر میں علم حاصل کرنے سے غافل نہیں ہونا چاہئے اور مایوس نہیں ہونا چاہئے پھر اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ: ’’دنیا میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بچپن سیکھنے کا زمانہ ہوتا ہے، جوانی عمل کا زمانہ ہوتا ہے اور بڑھاپا عقل کا زمانہ ہوتا ہے۔ لیکن قرآن کریم کی رو سے ایک حقیقی مومن ان ساری چیزوں کو اپنے اندر جمع کر لیتا ہے۔ اس کا بڑھاپا اسے قوت عمل، اور علم کی تحصیل سے محروم نہیں کرتا۔ اس کی جوانی اس کی سوچ کو ناکارہ نہیں کر دیتی بلکہ جس طرح بچپن میں جب وہ ذرا بھی بولنے کے قابل ہوتا ہے ہر بات کو سن کر اس پر فوراً جرح شروع کر دیتا ہے اور پوچھتا ہے کہ فلاں بات کیوں ہے اور کس لئے ہے اور اس میں علم سیکھنے کی خواہش انتہا درجہ کی موجود ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کا بڑھاپا بھی علوم سیکھنے میں لگا رہتا ہے۔ اور وہ کبھی بھی اپنے آپ کو علم کی تحصیل سے مستغنی نہیں سمجھتا۔ اس کی موٹی مثال ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات میں ملتی ہے، آپ کو پچپن، چھپّن سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ الہاماً فرماتا ہے کہ {قُلۡ رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا} یعنی اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے ساتھ ہمارا سلوک ایسا ہی ہے جیسے ماں کا اپنے بچے کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لئے بڑی عمر میں جہاں دوسرے لوگ بیکار ہو جاتے ہیں اور زائد علوم اور معارف حاصل کرنے کی خواہش ان کے دلوں سے مٹ جاتی ہے اور ان کو یہ کہنے کی عادت ہو جاتی ہے کہ ایسا ہوا ہی کرتا ہے، تجھے ہماری ہدایت یہ ہے کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ سے دعا کرتا رہ کہ خدایا میرا علم اور بڑھا، میرا علم اور بڑھا۔ پس مومن اپنی زندگی کے کسی مرحلے میں بھی علم سیکھنے سے غافل نہیں ہوتا۔ بلکہ اس میں وہ ایک لذت اور سرور محسوس کرتا ہے اس کے مقابل میں جب انسان پر ایسا دور آجاتا ہے جب وہ سمجھتا ہے میں نے جو کچھ سیکھنا تھا سیکھ لیا ہے اگر میں کسی امر کے متعلق سوال کروں گا تو لوگ کہیں گے کیسا جاہل ہے اسے ابھی تک فلاں بات کا بھی پتہ نہیں تو وہ علم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔ دیکھ لو حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑی عمر کے آدمی تھے مگر پھر بھی کہتے ہیں {رَبِّ اَرِنِیۡ کَیۡفَ تُحۡیِ الۡمَوۡتٰی}۔... جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ ابراہیم! تُو تو پچاس ساٹھ سال کا ہو چکا ہے اور اب یہ بچوں کی سی باتیں چھوڑ دے۔ بلکہ اس نے بتایا کہ ارواح کس طرح زندہ ہوا کرتی ہیں۔ پس ہر عمر میں علم سیکھنے کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ الٰہی میرا علم بڑھا۔ کیونکہ جب تک انسانی قلب میں علوم حاصل کرنے کی ہر وقت پیاس نہ ہو اس وقت تک وہ کبھی ترقی حاصل نہیں کر سکتا‘‘۔ (تفسیر کبیر جلد نمبر ۵ صفحہ ۴۶۹، ۴۷۰)

(ماخوذ از خطبہ جمعہ 18/جون 2004ء)

حاصلِ کلام یہ ہے کہ علم کا حقیقی مقصد انسان کے اندر خشیتِ الٰہی، تقویٰ، عاجزی اور عملِ صالح کی روح پھونکنا ہے۔ صرف معلومات جمع کر لینا یا ڈگری حاصل کر لینا علم کا مقصد نہیں، بلکہ سچا علم وہی ہے جو انسان کو اپنے خالق سے جوڑے اور مخلوقِ خدا کے لیے نفع بخش بنائے۔ علم ایک ایسا صدقہ جاریہ اور مقدس امانت ہے جسے حاصل کرنا، اس پر عمل کرنا اور آگے منتقل کرنا ہر مومن کی بنیادی ذمہ داری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح طور پر دین کا علم پیدا کرنے اور اگلی نسلوں میں قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸/ جنوری ۲۰۲۶ء بروز بدھ بارہ بجے بعد دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر مکرمہ بشریٰ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد صاحب مرحوم (ارلزفیلڈ۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور چھ مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ بشریٰ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد صاحب مرحوم (ارلزفیلڈ۔ یوکے)

۲۵/ جنوری ۲۰۲۶ء کو ۸۶ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ فیروزپور انڈیا میں پیدا ہوئیں۔ ۱۹۶۰ء میں پاکستان سے یوکے شفٹ ہوئیں۔ آپ نے بطور نرس ۳۵ سال مختلف ہسپتالوں میں کام کیا۔ مرحومہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ بڑی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ رمضان اور شوال کے روزے بھی بڑے اہتمام سے رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرمہ رفعت تسنیم صاحبہ (اہلیہ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال یوکے) کی خالہ تھیں۔ مرحومہ کی بہو اور دو پوتیوں کو مرکزی گیسٹ ہاؤسز میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

نماز جنازہ غائب

۱۔ مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب ابن مکرم مرزا محمد دین صاحب (واہ کینٹ ضلع راولپنڈی)

۲۷/ نومبر ۲۰۲۵ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت ۱۹۰۳ء میں آئی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفر جہلم کے دوران آپ کے دادا حضرت مرزا حسین دین صاحب رضی اللہ عنہ نے دستی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ مرحوم نے ۱۹۶۶ء میں سویڈش انسٹیٹیوٹ کراچی سے تین سالہ ڈپلومہ حاصل کیا اور پھر واہ آرڈیننس فیکٹری میں ملازمت شروع کی۔ آپ ایک مخلص خاندان کے چشم و چراغ تھے اور خود بھی اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے ملنسار، نرم مزاج، غضِ بصر پر سختی سے کاربند اور سب سے حسن سلوک کرنے والے تھے۔ آپ نے واہ کینٹ میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ، پھر زعیم انصار اللہ اور بعد ازاں صدر حلقہ کے طور پر خدمات کی توفیق پائی۔ نیز مختلف کمیٹیوں میں شامل ہو کر خدمت خلق کا مثالی نمونہ پیش کیا۔ آپ کا گھر لمبا عرصہ نماز سینٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ آپ احمدیت کا ایک شاندار نمونہ تھے اور احمدیت کی تعلیم اور برکات کا برملا اظہار کیا کرتے تھے۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور مالی قربانی میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم محمد داؤد ناصر صاحب (جماعت گلفورڈ یوکے) کے والد تھے۔

۲۔ مکرمہ رضیہ نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد ظفر صاحب (ہارٹلے پول۔ یوکے)

۸/ نومبر ۲۰۲۵ء کو ۷۲ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم چودھری محمد دین صاحب اور مکرمہ عالم بی بی صاحبہ (چک ۲۷۶ ر۔ب گوکھوال ضلع فیصل آباد) کی بیٹی تھیں جنہیں اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ مرحومہ شادی کے بعد سرگودھا منتقل ہوئیں جہاں اس وقت جماعت کو سخت مخالفت کا سامنا تھا۔ مگر آپ نے ہمت اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنے عملی نمونہ سے لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ ۲۰۰۲ء میں اپنے خاندان کے ساتھ ہجرت کر کے برطانیہ آئیں۔ بڑی سادہ مزاج، متقی، عاجز، ہمدرد خاتون تھیں۔ آپ نے ہر تکلیف اور بیماری کو بڑے صبر و شکر کے ساتھ برداشت کیا۔ باقاعدگی سے چندہ ادا کرتیں اور مختلف تحریکات میں دل کھول کر حصہ لیتی تھیں۔ خاموشی سے بہت سے ضرورت مندوں کی مدد بھی کیا کرتی تھیں۔ آپ اپنی پوری زندگی میں عبادت، دعا اور استغفار میں مصروف رہیں۔ آپ کے دل میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافتِ احمدیہ کے لیے غیر معمولی محبت تھی۔ ہمیشہ اپنے بچوں کو نصیحت کرتیں کہ اللہ تعالیٰ سے گہرا تعلق قائم رکھیں، خلافت سے محبت کریں اور تقویٰ و عاجزی کی زندگی اختیار کریں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔

۳۔ مکرم نصیر احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید عنایت علی شاہ صاحب (آف جڑانوالہ۔ حال جرمنی)

۴/ نومبر ۲۰۲۵ء کو ۷۷ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جب تک صحت نے اجازت دی آپ بڑی باقاعدگی سے جماعتی پروگراموں میں حصہ لیتے تھے۔ اسی طرح آپ اپنے چندہ جات بروقت ادا کرنے والے تھے۔ ۱۷ سال تک مقامی جماعت میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک، بڑے مہمان نواز، غریب پرور، ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ جماعتی عہدیداروں کی بہت عزت کرتے تھے۔ خلافت سے بہت محبت تھی اور بچوں کو بھی خلافت سے مضبوط تعلق رکھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ کے بچے بھی ماشاء اللہ جماعت سے مضبوط تعلق رکھنے والے اور خدمت کرنے والے ہیں۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی، دو بیٹے اور پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ) کے ہم زلف تھے۔

۴۔ مکرم نعیم احمد جنجوعہ صاحب (جرمنی)

۱۷/ نومبر ۲۰۲۵ء کو ۵۲ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ جلسہ سالانہ کی سپلائی ٹیم کے ممبر تھے اور بڑی باقاعدگی سے یہ خدمت بجالاتے رہے۔ ضعیف والدین کی بہت اچھے رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ بڑے ہمدرد، دوستانہ مزاج رکھنے والے ایک مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔

۵۔ مکرم عبد الرزاق بلوچ صاحب ابن مکرم غازی خان صاحب (میرپورخاص۔ سندھ)

۲۵/ نومبر ۲۰۲۵ء کو ۵۹ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے مختلف اوقات میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد، سیکرٹری دعوت الی اللہ اور سیکرٹری نومبائعین ضلع میرپورخاص کے علاوہ قائد مجلس شہر، زعیم مجلس انصار اللہ اور جنرل سیکرٹری امیر مقامی میرپورخاص کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کے گھر میں گذشتہ ۲۰ سال سے نماز سینٹر بھی قائم ہے۔ ۲۰۱۰ء میں اسیر راہ مولیٰ بھی رہے اور جماعتی مخالفت کے پیش نظر مقدمات کا سامنا کیا۔ پاکستان میں تمام تر حکومتی رکاوٹوں کے باوجود کسی چیز کی پرواہ کئے بغیر دکان کو ہفتوں بند کر کے اہل خانہ کے ہمراہ تبلیغ کے لیے نکل جایا کرتے تھے۔ بڑے نڈر اور بہادر انسان تھے۔ جہاں کوئی خطرہ کے ڈر سے نہ جانا چاہتا وہاں جانے سے بھی کبھی دریغ نہ کرتے۔ جب شہر کی احمدیہ مسجد پر شرپسندوں نے حملہ کیا تو رات گھر والوں کے روکنے کے باوجود یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ ”وہ مسجد کو شہید کرتے رہیں اور میں گھر بیٹھا رہوں“۔ اسیرانِ راہ مولیٰ اور ان کے اہل خانہ کی ہر ممکن مدد کرتے تھے۔ شہادت کا بہت شوق تھا جب بھی حضور انور کسی شہید کا ذکر فرماتے تو ہمیشہ یہی کہتے کہ ”اللہ مجھے بھی ان میں شامل کرے“۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم افضل احمد کاشف صاحب جامعہ احمدیہ... میں آخری سال کے طالب علم ہیں۔

۶۔ مکرم مرزا منصور احمد صاحب ابن مکرم مرزا منظور احمد صاحب (لاہور)

آپ کو dementia کی تکلیف تھی اور ۲۰۰۵ء میں بغیر بتائے گھر سے نکل گئے اور اس کے بعد سے لاپتا ہیں اس لیے آپ کی فیملی نے ان کے جنازہ غائب کی درخواست کی ہے۔ مرحوم قادیان میں پیدا ہوئے اور وہیں سے میٹرک پاس کیا۔ مرحوم کے والد حضرت مرزا منظور احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور دادا حضرت مرزا غلام اللہ صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے کلاس فیلو بھی تھے۔ آپ کی اذان کی آواز بہت اچھی اور بلند تھی۔ پارٹیشن کے بعد آپ اپنے خاندان کے ساتھ پہلے لاہور اور بعد میں نسیم آباد سندھ میں قیام پذیر ہوئے اور پھر کنری پاک سندھ میں جا کر اپنا کام شروع کیا۔ ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگ میں حکومت کی طرف سے جو مجاہد فورس کنری پاک میں بنی اس بٹالین کے کمانڈر بھی رہے اور رَن کچھ کے ایریا میں جنگ لڑی۔ جون ۱۹۹۱ء میں سندھ سے ہجرت کر کے ربوہ اور پھر ۲۰۰۴ء میں لاہور چلے گئے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

Our Motto: Your Satisfaction
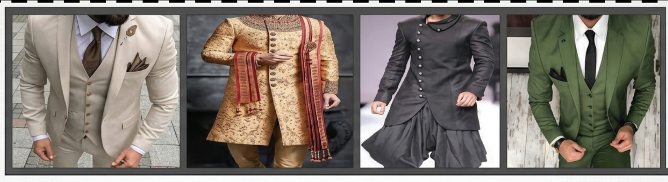
کوٹ پینٹ، شلوار قمیض اور کی سلائی کیلئے تشریف لائیں
MUBARAK TAILORS
کوٹ پینٹ، شیروانی، شلوار قمیض اور vase coat کی سلائی کیلئے تشریف لائیں۔
Prop. : Hifazat, Sadaqat (Delhi Bazar, Shop No.33) Qadian
Contact Number : 9653456033, 9915825848, 8439659229

JYOTI TIMBER TRADERS

Deals in: Teak, Sal, Piasal, Gambhari, Accasia etc.
SK ZAHID AHMAD, AT : Kuansh.
P.O/Dist - Bhadrak - 756100 (Odisha)
Mobile No. 9437113564 - 9437185000
طالب دعا : شیخ زاہد احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

GRIZZLY
BE ALWAYS AHEAD
Manufacturer and Retailer of Leather Fashion Accessories and Bags.
Specialized in the Design and Production of Quality & Sale Online Platform
Like Flipkart, Amazon, Meesho. & Product Key Word is “**Grizzly Wallet**”
6294738647 mygrizzlyindia@gmail.com Web: www.mygrizzlyindia.com
mygrizzlyindia mygrizzlyindia mygrizzlyindia
طالب دعا : عطاء الرحمٰن (بھاٹی پوتا، ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ) مغربی بنگال

خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب

احمدیت: خدا اور رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے احکام کی پابندی کا نام

خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5/اکتوبر 2007ء بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ کے آغاز میں تلاوت کردہ سورۃ الانفال کی آیت (25) میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہنے کا کیا مقصد بیان کیا گیا ہے؟

جواب اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہنے کا مقصد یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ انسان روحانی حیات و زندگی حاصل کر سکے۔ یہ پکار انسان کے مردہ دل کو زندہ کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو کر اسے سچی ہدایت دیتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہو کر ایک احمدی دراصل کیا اعلان اور عہد کر رہا ہوتا ہے؟

جواب ایک احمدی بیعت کے ذریعہ یہ اعلان کرتا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قرآن کے تمام احکام کو تسلیم کرتا ہے۔

وہ حضرت مسیح موعودؑ کو مسیح و مہدی مان کر اللہ اور اس کے رسولؐ کی مکمل اطاعت کے ذریعہ نئی روحانی زندگی پانے کا عہد کرتا ہے۔

سوال احکاماتِ خدا اور رسولؐ پر پابندی کے بارے میں شرائطِ بیعت (تیسری، پانچویں اور چھٹی شرط) میں کیا ہدایت بیان ہوئی ہے؟

جواب بیعت کی شرائط میں پنجوقتہ نماز کی پابندی، مداومت سے درود شریف پڑھنے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل وفاداری کی ہدایت کی گئی ہے۔

نیز قرآن کریم کی حکومت کو قبول کرنے اور 'قال اللہ و قال الرسول' کو اپنے تمام اعمال کے لیے دستور العمل بنانے کی تاکید ہے۔

سوال احمدیوں پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ نعوذ باللہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا درجہ کم کرتے ہیں، اس کا کیا جواب دیا گیا ہے؟

جواب یہ الزام سراسر باطل ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ہی تمام روحانی زندگی کا اصل سرچشمہ اور آفتابِ صداقت قرار دیا۔

آپؑ نے خود کو آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عاشقِ صادق اور ادنیٰ غلام ثابت کر کے ہمیشہ آپؐ کے مقام کو دنیا میں بلند تر کر کے پیش فرمایا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور انسانوں کو زندہ کرنے کی کیفیت کو کن الفاظ میں بیان فرمایا؟

جواب آپؑ کے مطابق آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وہ آفتابِ صداقت ہیں جنہوں نے وحشیوں کو بااخلاق انسان اور پھر بااخلاق انسانوں کو باخدا بنایا۔

آپؐ کے قدموں پر صدہا سال کے روحانی مردے اور دہریت و فسق و فجور میں ڈوبے ہوئے لوگ نئے سرے سے جی اٹھے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی روح القدس کے ذریعہ تائید سے کیا مراد ہے؟

جواب صحابیوں کو روح القدس سے تائید ملنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو زندہ کر کے ایمان میں بے پناہ ترقی عطا فرمائی۔

اس تائید کے ذریعہ ان کو روحانی موت سے نجات ملی اور پاکیزہ علوم و حواس کے ساتھ خدا تعالیٰ کا مقامِ قرب حاصل ہوا اور دل روشن ہوئے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک حیاتِ روحانی سے کیا مراد ہے اور یہ کس کی متابعت سے حاصل ہوتی ہے؟

جواب حیاتِ روحانی سے مراد انسان کے وہ علمی اور عملی قویٰ ہیں جو روح القدس کی تائید اور تائیدِ الٰہی سے مکمل طور پر زندہ ہو جاتے ہیں۔ قرآن کا دعویٰ ہے کہ یہ حیاتِ روحانی صرف اور صرف خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل متابعت سے ملتی ہے۔

سوال مسلمانوں کا یہ کہنا کہ "ہم نے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو مان لیا ہے اس لیے کسی اور کو ماننے کی ضرورت نہیں" کیوں غلط ہے؟

جواب آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خود آخری زمانے میں آنے والے امام مہدی و مسیح کو ماننے اور اس پر سلام بھیجنے کا حکم ارشاد فرمایا تھا۔

اس امام پر ایمان لائے بغیر انسان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ روح القدس کی تائید و کامل روحانی حیات پا سکتا ہے۔

سوال قرآن کریم کی آیت "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" سے حیاتِ روحانی کے حوالے سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب اس آیت سے سبق ملتا ہے کہ محض زبان سے ایمان کا دعویٰ کافی نہیں بلکہ دلوں کو حقیقی ایمان اور عمل سے بھرنا ضروری ہے۔

موجودہ زمانے میں سچا مومن بننے کے لیے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرستادے اور عاشقِ صادق پر بھی کامل ایمان لانا لازمی و ضروری ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عقیدہ، توحید اور ختمِ نبوت پر ایمان کے حوالے سے کن الفاظ میں قسم کھائی؟

جواب آپؑ نے فرمایا کہ مجھے خدا کی قسم ہے کہ مَیں کافر نہیں بلکہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور خاتم النبیین پر کامل ایمان رکھتا ہوں۔

آپؑ نے خدا کے پاک ناموں اور قرآن کے حروف کے برابر قسم کھا کر فرمایا کہ میرا کوئی عقیدہ خدا و رسول کے خلاف نہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا اور رسولؐ پر اپنے ایمان کی مضبوطی کو کس مثال سے واضح فرمایا؟

جواب آپؑ نے قسم کھا کر فرمایا کہ میرا خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا کامل اور پختہ یقین و ایمان قائم ہے۔ کہ اگر اس زمانے کے تمام لوگوں کے ایمان ایک پلڑے میں اور میرا ایمان دوسرے میں رکھا جائے تو میرا پلڑا بھاری رہے گا۔

سوال امتِ مسلمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہونے والوں کی ہدایت کے لیے ایک احمدی کو کیا دعا کرنی چاہیے؟

جواب احمدی کو دعا کرنی چاہیے کہ اے اللہ! آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے منسوب اس امت کے دلوں کو پاک کر اور ان کے سینوں کو حق کے لیے کھول دے۔

ان کو زمانے کے امام کی مخالفت کرنے کے بجائے اسے پہچاننے کی توفیق دے تاکہ وہ زنگ اتار کر حقیقی روحانی زندگی پا سکیں۔

سوال مخالفت اور مظالم کا سامنا کرنے والے پرانے و نئے احمدیوں کے ایمان اور ردِ عمل کی کیا کیفیت ہونی چاہیے؟

جواب احمدیوں کو ظالموں کے مقابلے میں فرعون کے جادوگروں کا قول 'تم صرف اس دنیاوی زندگی کو ختم کر سکتے ہو' یاد رکھتے ہوئے ثبات دکھانا چاہیے۔

ان کو تمام سختیوں اور مظالم کے باوجود دعاؤں سے کام لیتے ہوئے ہمیشہ یہی کہنا چاہیے کہ 'فَاللّٰہُ خَیْرٌ حٰفِظًا' (اللہ سب سے بہتر محافظ ہے)۔

سوال قرب ملک کے ایک صوفی منش دوست کو اللہ تعالیٰ نے رویا (خواب) کے ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کس طرح دکھائی؟

جواب اُس دوست نے خواب میں دیکھا کہ شریر لوگ ان کا پیچھا کر رہے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ تشریف لا کر ان کے سینے میں داخل ہو گئے۔

پھر حضورؑ کو آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شکل مبارک کے مطابق دیکھ کر ان کا دل مان گیا اور بولے کہ ایمان دل میں گڑ چکا، اب دلیل کی حاجت نہیں۔

سوال بیروت یونیورسٹی سے فارغ التحصیل اور سعودی ایئر فورس کے سابق آفیسر کی بیعت کا کیا واقعہ بیان ہوا؟

جواب انہوں نے ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا عرفان دیکھا تو پچھلی غلط فہمیوں سے تائب ہو کر جماعت کی سچائی کو قبول کر لیا۔

انہوں نے تسلیم کیا کہ ایسی معرفت اور حکمت بھرے نکات کسی جھوٹے کے منہ سے نہیں نکل سکتے بلکہ یہ صرف عارفِ حقیقی کا کلام ہے۔

سوال خطبے کے اختتام پر حضور انور نے کن مقاصد اور دعاؤں پر خصوصی زور دیا؟

جواب حضور انور نے غلبۂ اسلام، مسلم امت کی روحانی حیات، اپنے اندر اعلیٰ روحانیت کی بیداری اور مقاصد کے حصول کے لیے دعا پر زور دیا۔

فرمایا دعائیں کریں تاکہ ہم دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب برپا ہوتا دیکھ سکیں۔

***

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامتی میں رہیں اور اصل مہاجر وہ ہے جو اس بات کو جسے اللہ نے منع فرمایا ہے چھوڑ دے۔ (بخاری کتاب الایمان)

طالب دُعا: نور الہدیٰ اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''زبان کا زیان خطرناک ہے۔ اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو، نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اَناپ شناپ بولتے رہو۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 423۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صلاح سح محمد زید مع یملی، افراد خاندان و مرخومین

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
➤ #email: oxygennursery786@gmail.com
Love for All... Hatred for None

خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عبادت الٰہی کا بہترین نمونہ

خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6/ فروری 2026ء بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لیے کیا قرار دیا ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہیں اور ہر معاملے میں اسوۂ حسنہ ہیں۔

سوال محبتِ الٰہی اور عبادت کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

جواب دونوں لازم وملزوم ہیں، عبادت محبت الٰہی کے بغیر نہیں ہے اور محبت الٰہی عبادت کے بغیر نہیں، اگر اللہ تعالیٰ کی محبت نہ ہو تو حقیقی عبادت ہو ہی نہیں سکتی۔

سوال سورۃ الانعام کی آیت 163 میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی عبادت اور قربانی کے متعلق کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ کہ تُو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

سوال سورۃ آل عمران کی آیت 32 کے مطابق اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ، یعنی لوگوں کو بتادے کہ اگر میری اتباع کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تم اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کر سکو گے۔

سوال سورۃ الذاریات کی آیت 57 میں انسانی پیدائش کا کیا مقصد بیان کیا گیا ہے؟

جواب وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ، یعنی اور میں نے جنّ وانس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

سوال سورۃ البقرۃ کی آیت 22 میں تقویٰ حاصل کرنے کے لیے کس بات کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ وَالَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ، کہ اے لوگو! تم اپنے ربّ کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

سوال سورۃ الحج کی آیت 78 میں کامیابی حاصل کرنے کا کیا ذریعہ بتایا گیا ہے؟

جواب یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ارۡکَعُوۡا وَاسۡجُدُوۡا وَاعۡبُدُوۡا رَبَّکُمۡ وَافۡعَلُوا الۡخَیۡرَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ، کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے ربّ کی عبادت کرو اور اچھے کام کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

سوال آپؐ نے سوتے ہوئے بھی اپنے دل کی حالت کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: میری آنکھ تو سوتی ہے لیکن میرا دل اللہ تعالیٰ کی یاد اور عبادت سے غافل نہیں ہوتا۔

سوال آپؐ نے نقش ونگار والی چادر ابوجہم کو واپس کیوں بھجوائی؟

جواب: آپؐ نے فرمایا کہ اس کے نقش ونگار نے مجھے میری نماز سے بے توجہ کر دیا ہے اور ڈرا کہ وہ مجھے آزمائش میں نہ ڈال دے۔

سوال حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے شرح میں نماز کی کیفیت کے متعلق کیا لکھا؟

جواب: نماز تبھی حقیقی نماز ہو سکتی ہے جب انسان اس میں پوری طرح غرق ہو اور ڈوب کر نماز پڑھے۔

سوال حضرت حفصہؓ کے گھر آپؐ کے بستر کی چار تہیں بچھانے پر آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: اسے پہلے جیسا ہی رہنے دو کیونکہ اس کی زیادہ نرمی میرے لیے رات کی نماز میں روک بن رہی تھی۔

سوال حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپؐ کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے کیا محسوس کیا؟

جواب: آپؐ نے اتنا لمبا رکوع کیا کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں ناک سے خون نہ بہنے لگ جائے۔

س سوال نماز کے دوران آپؐ کے رونے سے کیسی آواز آتی تھی؟

جواب: رونے کی وجہ سے آپؐ کے سینے سے چکّی چلنے یا ہنڈیا ابلنے جیسی آواز آ رہی تھی۔

سوال حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت کے مطابق بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟

جواب: اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں۔

سوال جو بندے اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور شرک نہیں کرتے، ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟

جواب: بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

سوال : حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس مقصد کے لیے مامور تھے؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کی اشاعت کے لیے مامور تھے ایسا ہی سنت کی اقامت کے لیے بھی مامور تھے۔

سوال سنت سے کیا مراد ہے؟

جواب عملی نمونہ جو اب تک امّت میں تعامل کے رنگ میں مشہود ومحسوس ہے اسی کا نام سنت ہے۔

سوال آپؐ نے میاں بیوی کے لیے تہجد کے وقت ایک دوسرے کو جگانے کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب اللہ تعالیٰ اس میاں اور بیوی پر رحم کرے کہ اگر رات کو میاں کی آنکھ کھلے تو اٹھ کر تہجد پڑھے اور بیوی کو بھی جگائے... اور اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی کا چھینٹا مارے اور جگائے، اسی طرح اگر بیوی کی آنکھ کھلے تو وہ خود تہجد پڑھے اور میاں کو جگائے اور اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر چھینٹا مارے۔

سوال آپؐ سوتے وقت کون سی سورتیں اور آیات پڑھ کر اپنے جسم پر پھیرا کرتے تھے؟

جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت آیت الکرسی، سورہ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس تین دفعہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر ہاتھ اپنے جسم پر پھیرا کرتے تھے۔

سوال جب ایک نابینا صحابی نے کچے راستوں اور تکلیف کی وجہ سے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب اگر اذان کی آواز تمہارے گھر پہنچ جاتی ہے تو مسجد میں آتے وقت چاہے ٹھوکریں لگیں یا زخمی ہو جاؤ مسجد میں تمہیں ضرور آنا چاہیے۔

***

اعلان برائے اسامی درجہ دوئم صدر انجمن احمدیہ قادیان

شرائط

(1) اُمیدوار کی عمر 18 سال سے زیادہ اور 25 سال سے کم ہو۔
(2) اُمیدوار کی تعلیمی قابلیت کم از کم 10+2 %45 فیصد نمبرات کے ساتھ ہونی چاہئے۔
(3) اُمیدوار اردو/انگریزی کمپوزنگ جانتا ہو اور رفتار 25 الفاظ فی منٹ ہو۔
(4) اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا۔
(5) نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم درج ذیل ہے۔ پرچہ کے ہر جزء میں کامیاب ہونا لازمی ہے۔

جزء اوّل	1. قرآن کریم: ناظرہ مکمل و پہلا پارہ باترجمہ 2. چالیس جواہر پارے مکمل 3. نماز مکمل باترجمہ	30 نمبرات
جزء دوم	1. کتاب کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات 2. نظم از درّثمین (شان اسلام) 3. مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ	20 نمبرات
جزء سوم	انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (10+2)	20 نمبرات
جزء چہارم	حساب بمطابق معیار میٹرک (دفتری ایمپرسٹ سے متعلق سوالات)	20 نمبرات
جزء پنجم	معلومات عامہ (G.K)	10 نمبرات

(6) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے اُمیدواران کا ہی انٹرویو ہوگا۔
(7) تحریری امتحان، کمپیوٹر ٹیسٹ وانٹرویو میں کامیابی کی صورت میں اُمیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی اُمیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔
(8) سلیکشن کی صورت میں اُمیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ بعد میں رہائش کے تعلق سے موصول ہونے والی درخواست پر کوئی کارروائی نہیں ہوگی۔
(9) سفر خرچ قادیان آمد و رفت اُمیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔
نوٹ:- تحریری امتحان وانٹرویو کی تاریخ سے اُمیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائیگا۔

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان
موبائل:09682627592،09888232530۔ دفتر:01872501130
E-mail:nazaratdiwanqdn@gmail.com

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

’’ہمیں اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں ایک تسلسل پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ سال میں ایک یا دو دفعہ عشرہ تربیت منالیا، عشرہ تبلیغ منالیا، سڑکوں پہ کھڑے ہو کر لٹریچر تقسیم کر دیا اور سمجھ لیا کہ تبلیغ کا حق ادا ہو گیا۔‘‘ (خطبہ جمعہ 8/ستمبر 2017ء)

طالب دعا : بی.ایس. عبدالرحیم ولد مکرم شیخ علی صاحب مرحوم (صدر جماعت احمدیہ منگلور، کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

’’تکبّر انسان میں روحانی موت لاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے انسان دور ہو جاتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 16/جون 2017ء)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 12655: میں امتہ السبوح بنت مکرم سید وسیم احمد تیاپوری صاحب مرحوم، قوم: احمدی مسلمان، پیشہ: طالبہ علم، تاریخ پیدائش 01.11.2006، تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: حلقہ مبارک، محلہ احمدیہ، قادیان، پنجاب، انڈیا، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 23.06.2025 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کے نام کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سیّد نعیم احمد کاشف   الامتہ: امتہ السبوح   گواہ: سیّد کلیم احمد عجب شیر

مسل نمبر 12656: میں شبنم پروین بنت مکرم فاروق احمد صاحب، قوم: احمدی مسلمان، پیشہ: امور خانہ داری، تاریخ پیدائش 20.09.1998، (27 سال)، تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: حلقہ مبارک، محلہ احمدیہ، قادیان، پنجاب، انڈیا، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 16.09.2025 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کے نام کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سیّد نعیم احمد کاشف   الامتہ: شبنم پروین   گواہ: سیّد کلیم احمد عجب شیر

مسل نمبر 12657: میں Fyzan Ali ولد Muhammed Ali صاحب، پیشہ: Student، عمر 21 سال، تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: Kizhakkumpadam(H) Pathappiriyam(Po),INDIA، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 23.11.2025 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت خاکسار کے نام کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ جب بھی حاصل ہوگی اس کی اطلاع دے دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: T.K Siddiqui   العبد: Fyzan Ali   گواہ: Athaul Wahab

مسل نمبر 12658: میں جمیلہ فردوس زوجہ مکرم نسیم احمد طاہر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری تاریخ پیدائش 08.03.1972 پیدائشی احمدی ساکن محلہ ناصر آباد، قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، انڈیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 13.01.2026 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 2 گرام 22 کیرٹ حق مہر -/ 6,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد نورالدین   الامتہ: جمیلہ فردوس   گواہ: سیّد اقبال احمد

مسل نمبر 12659: میں ممتاز شاہین زوجہ مکرم میر افتخار علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری تاریخ پیدائش 12.05.1991 پیدائشی احمدی، ساکن Babusahi,Po/Dist Bhadrak,(Odesha),Pin-756100، انڈیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 31.01.2026 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی گلے کا ہار 1 عدد، گلے کی چین 1 عدد، کان کے جھومکے 1 جوڑی، کنگن 1 جوڑی، انگوٹھیاں 2 عدد تمام زیورات 15 گرام 22 کیرٹ، پائیل ایک جوڑی 30 گرام۔ حق مہر -/6,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: میر افتخار علی   الامتہ: ممتاز شاہین   گواہ: سرور احمد خان

مسل نمبر 12660: میں شاہدہ بیگم زوجہ مکرم SK Sabudin صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری، عمر 55 سال، پیدائشی احمدی ساکن Vill-Bolpur,Post-Simulia,dist-Balasore State-Odisha-756045، انڈیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 18.01.2026 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: SK Rahmatulla   الامتہ: Shahida Begum   گواہ: MD Basheer

مسل نمبر 12661: میں مینو بیگم زوجہ مکرم SK Salamatulla صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری، عمر 40 سال، پیدائشی احمدی، ساکن Bolpur,Post-Simulia,Dist-Balasore Odisha، انڈیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 18.01.2026 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ حق مہر -/30,500 (تیس ہزار پانچ صد روپئے) ہے۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: SK Shamsuddin Bilal   الامتہ: Minu Begum   گواہ: MD Basheer

مسل نمبر 12662: میں FAZILA TABASSUM زوجہ مکرم SAMIULLA KHALID صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ Teacher، عمر 48 سال، پیدائشی احمدی، ساکن 68,GHALIB SAB STREET,BH ROAD,SHIMOGA، انڈیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 31.01.2026 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ زیور طلائی نیکلیس 3 عدد (25.9gm+27.2gm+8.1gm 22 کیرٹ، 2 Ear Rings سیٹ (8.1gm+6.2gm) 22 کیرٹ، 1 NOSE PIN عدد (0.5gm) 22 کیرٹ، زیور نقرئی 1 ANKLET سیٹ (16gms) Total Gold (86.0gm) 22)۔ حق مہر -/25,000 (پچیس ہزار پانچ صد روپئے) (حصّہ جائیداد -/2,500 روپئے) ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/75,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: Mir MerajUlhaque   الامتہ: Fazila Tabassum   گواہ: Samiulla Khalid SS

مسل نمبر 12663: میں AMTUR RAFIQH زوجہ مکرم SUHAIL AHMED صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ Teacher، عمر 41 سال، پیدائشی احمدی، ساکن AL-AFIYATH,2nd Main,4th Cross,BAPUJI NAGAR,SHIMOGA، انڈیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 30.01.2026 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ زیور طلائی انگوٹھیاں 2 عدد 12 گرام، نیکلیس 1 عدد 16 گرام، 1 Nose Ring عدد 3 گرام کُل 31 گرام 22 کیرٹ۔ زیور نقرئی 1 FINGER RING عدد 10 گرام، حق مہر -/ 50,000 (پچاس ہزار روپئے) (1/10=-/5,000) ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/19,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: Mir Merajulhaque   الامتہ: Amtur Rafiqh   گواہ: Suhail Ahmed

مسل نمبر 12664: میں Jabarullah Peerkan ولد مکرم Peerkan صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ Wooden Works تاریخ پیدائش 08.05.1984، تاریخ بیعت 2002، حالیہ پتہ: 372 -E, Arunachalam Complex, Thiruthan, Gal Road, Opposite To Maruti Showroom, Sivakasi, TN، مستقل پتہ: C/o Peerkan,Mundamparambil House, Cheenikkal, Karakkunnu, Po: Malapuram,Kerala,INDIA بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 02 فروری 2026ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے: Plot 18 Cent,Survey No-184/16-1,7R,28Centimetre۔ میرا گزارہ آمد ملازمت ماہوار 20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: M.J.Jafar Ali   العبد: Jabarullah Peerkan   گواہ: Umar Abdul Qadeer

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
Email: badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2026-28 Vol. 75 Thursday 13 August- 2026 Issue. 33

ACT. MANAGER
ATHAR AHMAD SHAMIM
Mobile : +91 9815639670
Email:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (WEIGHT : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت ﷺ نے عبد شکور بننے کا اعلیٰ ترین معیار حاصل کیا

ہمیں تلقین فرمائی کہ اگر حقیقی عبد بننا ہے تو عبد شکور بنو

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۷/اگست ۲۰۲۶ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷/اگست ۲۰۲۶ء بمطابق ۷/ظہور ۱۴۰۵ ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ کے شکر گزاری کے معیار، آپؐ کے عمل اور ارشادات کا ذکر جلسے سے پہلے مَیں نے کیا تھا۔ اسی ضمن میں آج بھی بیان کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کے شکر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے چھوٹی سے چھوٹی بات پر شکر کرنے کی آپؐ نے ہدایت فرمائی۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ **اللہ اپنے بندے کے اِس فعل پر خوش ہوتا ہے کہ جب وہ کوئی لقمہ کھائے یا کوئی گھونٹ پیے تو اُس پر خدا کی حمد کرے۔**

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ گھر میں داخل ہوئے اور روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، آپؐ نے روٹی کا ٹکڑا اٹھایا، صاف کیا اور اُسے کھالیا۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ! قابلِ احترام شئے کی عزت کیا کرو۔ جب یہ رزق کی نعمت کسی قوم سے چلی جاتی ہے تو پھر یہ انہیں واپس نہیں ملتی۔

پس! یہ آپؐ کا عمل تھا۔ **اگر ہمیں بھی رزق میں برکت کی خواہش ہے تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز پر اس کا شکر کرنا چاہیے۔**

حضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضور ﷺ حضرت اُمِ ہانیؓ کے گھر تشریف لے گئے، آپؐ کو بھوک لگی ہوئی تھی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز ہے جسے ہم کھائیں؟ انہوں نے بتایا کہ سوکھی ہوئی روٹی کے ٹکڑوں کے سوا میرے پاس اور کچھ نہیں۔ مجھے شرم آتی ہے کہ مَیں یہ آپؐ کی خدمت میں پیش کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہی لے آؤ۔ پھر آپؐ نے روٹی کے سوکھے ٹکڑوں کو پانی میں ڈال کر نرم کیا۔ وہ نمک لے آئیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا کوئی سالن ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ سوائے تھوڑے سے سرکے کے اور کچھ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہی لے آؤ۔ آپؐ نے اسے اپنے کھانے پر انڈیلا اور اللہ عزّوجلّ کی حمد کی اور فرمایا کہ سرکہ کیا ہی عمدہ سالن ہے۔ وہ گھر غریب نہیں ہوتا جس میں سرکہ ہو۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ تھے آپؐ کے شکر گزاری کے معیار۔ ہم ان ترقی یافتہ ملکوں میں رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں پھر بھی اُس کی شکر گزاری کا حق ادا نہیں کرتے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے جسم پر کبھی پھٹا ہوا کپڑا ہو تو تم رونے لگ جاتے ہو اور کہتے ہو ہماری قسمت کیسی پھوٹ گئی کہ ہمیں پہننے کو پھٹا ہوا کپڑا ملا۔

مگر صحابہؓ کو پھٹا ہوا کپڑا ملتا تو اُن کا سر اللہ تعالیٰ کے حضور جُھک جاتا۔۔۔ وہ کہتے کتنا اچھا کپڑا ہے جو ہمارے خدا نے ہمیں دیا۔ انہیں اگر سوکھی ہوئی روٹی کا ایک ٹکڑا بھی چار دن بعد ملتا تو خوشی سے ان کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوجاتی اور وہ کہتے الحمد للہ۔

حضرت مصلح موعودؓ افرادِ جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ جب تک تمہیں یہ احساس پیدا نہیں ہوتا کہ خدا نے تمہیں کس غرض کے لیے پیدا کیا ہے۔۔۔ اس وقت تک تم نے کام کیا کرنا ہے۔ تم کو خدا نے اُس مقام پر کھڑا کیا ہے کہ تمہارا دل خوشی کی لہروں سے ہر وقت پُر رہنا چاہیے اور تمہارے اوپر ہر وقت بیداری اور ہوشیاری نظر آنی چاہیے۔ اگر یہ چیز تمہارے اندر پیدا ہوجائے تو فوری طور پر تم میں وہ قوت پیدا ہوجائے گی کہ قلیل سے قلیل خوراک بھی تمہیں کام کرنے کے قابل بنادے گی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ نسخہ ہے جو عمومی طور پر ہر احمدی کو اور بالخصوص واقفینِ زندگی کو اپنی شکر گزاری کے معیار بڑھانے کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔ اس کی بہت ضرورت ہے۔ اسی طرح اپنے بیوی بچوں میں بھی اس کا احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جس مقصد کے لیے واقفین نے اپنے آپ کو وقف کیا ہے وہ بہت عظیم مقصد ہے اور عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لیے عظیم مقصد حاصل کرنے والوں کے نمونے سامنے ہونے چاہئیں۔

جب آنحضرت ﷺ پانی نوش فرماتے تو برتن سے ہٹ کر تین سانسوں میں پانی پیتے، ہر سانس پر اللہ کی حمد کرتے اور آخری سانس پر اللہ کا شکر کرتے۔

حضورِ انور نے صحیح بخاری سے حضرت ابوہریرہؓ کی ایک تفصیلی روایت پیش فرمائی جس میں وہ شدید بھوک کے عالَم میں راہ گزر پر بیٹھے گزرنے والوں سے قرآن کریم کی اُس آیت کے معنی پوچھتے تھے جس میں سوال نہ کرنے والوں کا خیال کرنے کا حکم ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے معنی پوچھے مگر وہ حضرت ابوہریرہؓ کی کیفیت نہ سمجھے۔ مگر جب انہوں نے آنحضور ﷺ سے اُس آیتِ کریمہ کے معنی دریافت کیے تو آپؐ مسکرائے اور فرمایا کہ میرے پیچھے آجاؤ۔ پھر آنحضور ﷺ نے انہیں ایک دودھ کا پیالہ دیا اور اس دودھ کے پیالے سے اہلِ صُفّہ نے دودھ پیا اور اس دودھ کے چھوٹے سے پیالے میں ایسی برکت پڑی کہ سب نے سیر ہو کر دودھ پیا مگر اس پیالے میں دودھ پھر بھی بچ رہا۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے وہ دودھ کا پیالہ لیا اور سب سے پہلے اللہ کا شکر کیا اور پھر وہ بچا ہوا دودھ پیا۔

آنحضور ﷺ ہمیشہ اپنے محسنوں کو یاد رکھتے اور ان کا عمدہ رنگ میں ذکر کیا کرتے۔ مثلاً حضرت خدیجہؓ کا ہمیشہ ذکر کیا کرتے۔ اسی طرح حضرت ابو بکرؓ کا ذکر بھی ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔

جب مسلمانوں پر مظالم ڈھائے گئے تو انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور شاہِ حبشہ نجاشی نے انہیں پناہ دی۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس بادشاہ کے اِس احسان کو ہمیشہ یاد رکھا اور ہر موقعے پر اس احسان کا ذکر فرمایا۔

غزوۂ خیبر کے بعد راستے میں آنحضرت ﷺ کی شادی حضرت صفیہؓ سے ہوئی۔ شادی والی رات حضرت ابو ایوب خالد بن زیدؓ نے رات بھر آپؐ کے خیمے کے باہر پہرہ دیا۔ جب آپؐ صبح بیدار ہوئے اور انہیں پہرہ دیتے دیکھا تو ان کے اخلاص کو دیکھتے ہوئے آپؐ نے انہیں دعا دی کہ اے اللہ! تُو ابو ایوب کی اُسی طرح حفاظت فرما جس طرح رات بھر اُس نے میری حفاظت کی۔

حضرت عمرو بن اخطبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضور ﷺ نے پانی طلب فرمایا۔ مَیں آپؐ کے لیے پانی لایا، اُس میں ایک بال تھا، مَیں نے وہ بال نکال دیا۔ آپؐ نے مجھے دعا دی کہ اے اللہ! اسے خوبصورت بنادے۔

حضرت انسؓ کے لیے آپؐ نے مال و اولاد میں برکت کی دعا دی، تو حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میرا مال بہت زیادہ ہے اور میری اولاد اور اولاد کی اولاد کی تعداد آج سَو تک پہنچتی ہے۔

آپؐ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس شخص پر احسان کیا گیا اور اس نے اُس کا ذکر کیا تو اس نے اس کا حق ادا کر دیا اور جس نے اسے چھپایا اس نے اُس کی ناشکری کی۔

آنحضور ﷺ تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ بھی دیتے۔ فرمایا جس شخص کو تحفہ دیا جائے تو اگر اس کی طاقت ہو تو تحفے کا بدلہ دے اور اگر طاقت نہ ہو تو تحفہ دینے والے کی تعریف کرے۔

آنحضور ﷺ رات کو نماز میں اتنا کھڑا رہتے کہ آپؐ کے پاؤں پھٹ جاتے، یہ دیکھ کر حضرت عائشہؓ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپؐ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ نے آپؐ کو پہلے بھی اور بعد میں بھی گناہوں سے محفوظ رکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا مجھے پسند نہیں کہ مَیں شکر گزار بن جاؤں۔

آنحضور ﷺ نمازوں میں اس قدر روتے اور قیام کرتے کہ آپؐ کے پاؤں سوجھ جاتے۔ صحابہؓ کہتے کہ آپؐ اس قدر آہ و زاری کیوں کرتے ہیں تو آپؐ فرماتے کیا مَیں اپنے ربّ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

آنحضرت ﷺ کی یہ حالت ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار ہوتے ہوئے اپنی شکر گزاری کو انتہا تک پہنچائیں۔ شکر گزاری بیٹھ جانے کا نام نہیں ہے۔ شکر گزاری عمل میں مزید ترقی چاہتی ہے۔

آنحضرت ﷺ تقویٰ کے اعلیٰ ترین معیار پر تھے۔ **اس لیے آپؐ نے عبدِ شکور ہونے کا بھی اعلیٰ ترین معیار حاصل کیا اور ہمیں تلقین فرمائی کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حقیقی عبد ہونے کا حق ادا کرنا ہے تو تم بھی عبدِ شکور بنو۔**

جوں جوں اللہ تم پر اپنے فضل فرماتا ہے ویسے ہی تم اپنی عبادت کے معیار اونچے کرو اور شکر گزاری کرو۔

خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نتیجے میں سُستی نہیں ہونی چاہیے بلکہ عبادت گزاری کے نتیجے میں آگے سے آگے بڑھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی شکر گزار بنائے، حقیقی عابد بنائے، ہم ہمیشہ اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنتے رہیں۔

☆...☆...☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad